تبلیغی جماعت

علمائے عرب کی نظر میں

تالیف

محمد بن ناصر العرینی

© محمد بن ناصر العريني ، ١٤٢٢هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

العريني ، محمد بن ناصر

كشف الستار عما تحمله بعض الدعوات من أخطار . - الرياض

٩٦ ص ، ١٢ × ١٧سم

ردمك : ٠ - ٣٢٤ - ٣٩ - ٩٩٦٠

١ - الدعوة الإسلامية ٢ - الإسلام - دفع مطاعن

أ - العنوان

ديوي ٢١٣ ٢٢/١٦٥٠

رقم الإيداع : ٢٢/١٦٥٠

ردمك : ٠ - ٣٢٤ - ٣٩ - ٩٩٦٠

الطبعة الأولى

١٤٢٢هـ

فہرست

ضروری نوٹ:

یہ مختصر کتابچہ مؤلف کی فقط اپنی ہی رائے نہیں بلکہ ان کبار علما کے فتاویٰ جات اور افادات پر مشتمل ہے جن میں سے کچھ اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کر چکے ہیں اور کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بقیدِ حیات ہیں۔ مثلاً

1. محمد ابراہیم آل شیخ رحمہ اللہ علیہ (اپنے وقت کے مفتی عام)
2. عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ علیہ (اپنے وقت کے مفتی عام)
3. محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ علیہ (رکنِ مجلس کبار علما)
4. محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ علیہ (اپنے وقت کے معروف محدث)
5. عبدالرزاق عفیفی حفظہ اللہ (رکنِ مجلس کبار علما)
6. صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ (رکنِ مجلس کبار علما)
7. صالح بن عبداللہ العبود حفظہ اللہ (وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی مدینہ منورہ)
8. حمود بن عبداللہ التویجری حفظہ اللہ (ریاض کے معروف عالم)
9. صالح بن سعد السحیمی حفظہ اللہ (رئیس شعبہ عقیدہ، مدینہ یونیورسٹی)
10. سعد بن عبدالرحمٰن الحصین حفظہ اللہ (خصوصی دینی مشیر، اُردن)
11. احمد بن یحییٰ النجمی حفظہ اللہ (جازان کے معروف عالم)
12. عبدالقادر الأرناؤط حفظہ اللہ (خادم حدیث شریف، دمشق)
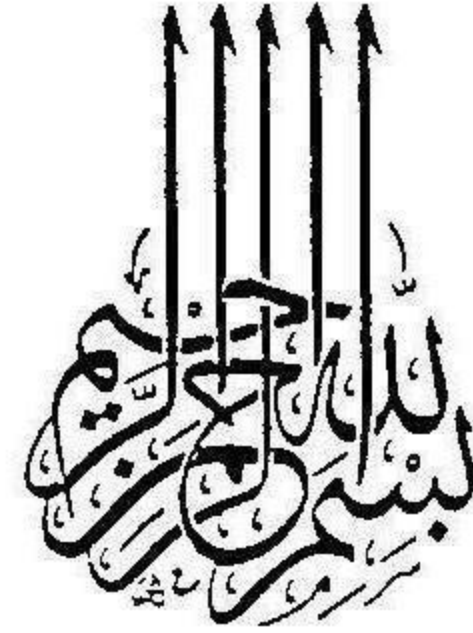
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على نبينا محمد و على آله و اصحابه اجمعين .

امابعد:

"کشف الستار عما تحمله بعض الدعوات من أخطار" نامی کتاب میری نظر سے گزری ہے، اس کو مرتب کرنے کا مقصد تبلیغی جماعت کی بعض غلطیوں کی نشاندہی ہے۔ یہ جماعت لوگوں کی بہت بڑی تعداد کو تبلیغ جیسے مقدس مشن میں مشغول کر رہی ہے جبکہ یہ جماعت اپنے اعتقاد، منہج اور ابتدا کے لحاظ سے گمراہ ہے جیسا کہ اس کی حقیقت سے واقف علما نے بے شمار دفعہ لوگوں کو تنبیہ فرمائی ہے۔ انہوں نے اس قدر تسلسل اور تواتر سے مذکورہ جماعت کی غلطیوں کو بیان کیا ہے کہ اب نہ ہی تو اس کی گمراہی میں کسی قسم کا شک باقی رہ گیا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی ابہام ہے کہ ان کے ساتھ چلنا اور ان کے پروگرام میں شامل ہونا حرام ہے اس لیے مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اس جماعت سے دور رہیں اور اپنے دیگر بھائیوں کو بھی خبردار کریں۔

میں مسلمانوں کو اس بات کی تلقین کرتا ہوں کہ وہ اس جماعت کے ساتھ نکلنے سے توبہ کریں اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے میں اہل سنت والجماعت کے طریقہ کی پیروی کریں خصوصاً پاک و ہند میں بسنے والے لوگ اس پر غور کریں اور اس جماعت سے دور ہونے میں پہل کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [۲۶/ الشعراء:۲۱۴]

''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے۔''

اور فرمایا:

﴿وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾

[۹/ التوبہ:۱۲۲]

''اور انہیں چاہیے کہ وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کے پاس لوٹ کر آئیں شاید کہ وہ ڈر جائیں۔''

اور فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ﴾

[۹/ التوبہ:۱۲۳]

''اے ایمان والو اپنے نزدیکی کافروں سے لڑو اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر اپنے بارے میں سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ متقین کے ساتھ ہے۔''

انہیں چاہیے کہ وہ اصلاحِ عقیدہ پر توجہ مرکوز کریں کیونکہ یہ دین اسلام کی بنیاد ہے اور یہ کہ رسول کریم ﷺ سمیت دیگر انبیا نے بھی اپنی دعوت کا آغاز اسی سے ہی کیا ہے۔ جو بھی دعوت اس بنیاد پر قائم نہ ہوگی وہ ناکام و نامراد ہوگی۔ اگر میری یہ نصیحت تبلیغی جماعت والے قبول کرلیں تو بہت بہتر بصورت دیگر میں تمام مسلمانوں کو ان لوگوں اور ان کی دعوت سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں خصوصاً ہمارے ملک اور حرمین شریفین کے رہنے والوں کو جو کہ دعوت محمدی ﷺ کا مرکز اور عالم اسلام کے لیے

رہنما علاقے ہیں تاکہ ان کے عقائد خراب نہ ہوں۔ میں شیخ محمد ناصر العرینی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے "کشف الستار" کتاب لکھ کر اس مسئلہ کی وضاحت بھی کر دی اور مسلمانوں کے لیے نصیحت کا سامان بھی مہیا کیا۔ اللہ تعالی انہیں جزائے خیر عطا فرمائے کیونکہ انہوں نے ایک بہت بڑے واجب کو ادا کیا ہے۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد و علی آله و صحبه أجمعين.

کتبہ صالح بن فوزان بن عبداللہ الفوزان

1422/1/6ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے ہی مدد مانگتے ہیں اور اسی سے ہی بخشش طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کے شر اور برے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر، ان کی آل پر، اور ان کے صحابہ پر درود وسلام نازل فرمائے۔

أمابعد: یقیناً عقیدہ توحید دین کی بنیاد اور ملت کی اساس ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام سے لے کر محمد ﷺ تک تمام رسولوں کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ اس دولت کو لوگوں تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ کا دین ایک ہے، وقت، علاقہ اور امت کے بدلنے سے اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ [١٦/ النحل:٣٦]

”یقیناً ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا (جو انہیں یہ کہتا تھا) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچ جاؤ۔“

اور فرمایا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾ [۲۱/ الانبیآء:۲۵]

''اور نہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے کسی رسول کو مگر ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ یقیناً میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، لہٰذا تم میری ہی عبادت کرو۔''

اور فرمایا:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ [۹/ التوبہ:۳۱]

''اور نہیں حکم دیا گیا ان کو مگر یہی کہ وہ ایک ہی معبود (اللہ) کی عبادت کریں، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ پاک ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔''

بے شک دعوتِ توحید کا مطلب اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم اور اس کے ساتھ کسی کو اس کی عبادت میں شریک کرنے سے منع کرنا ہے چاہے وہ کوئی مقرب فرشتہ، کوئی رسول، کوئی ولی، کوئی مرید یا کوئی اور ہی کیوں نہ ہو۔ اس عظیم دعوت کا اعتقاد اور اس پر ایمان اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس کے مخالف ہر عادت، ہر باطل عبادت اور ہر اس طریقہ کی مخالفت کی جائے، جسے ان باطل فرقوں کے رہنماؤں اور پیروکاروں نے مختلف بدعات، شرکیات اور خرافات کی شکل میں رائج کر رکھا ہے۔ اس کوشش میں سلف صالحین وخلف نے خاطر خواہ کامیابی حاصل کی ہے کہ انہوں نے سنت کی عظمت کا پرچم بلند کیا، بدعات کی سرکوبی کی اور اس بات کی پوری کوشش کی کہ

ان کی عبادات اور معاملات کتاب و سنت کی تعلیمات کے مطابق ہوں۔ ہمارے زمانہ میں بھی بے شمار لوگ عقائد، معاملات اور لین دین میں صحیح رستہ سے ہٹ چکے ہیں، وہ فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہیں یہی سبب ہے کہ مفاد فرستوں اور دجالوں کا ٹولہ لوگوں کو گمراہ کرنے اور انہیں سیدھے رستہ سے ہٹانے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ ہم یہ خوفناک منظر کئی اسلامی ملکوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ اسی سبب سے دشمنانِ دین کو اسلام پر طعنہ زنی کا موقع ہاتھ آیا اور انہوں نے اس کی حقیقت کو داغدار کرنے کی کوشش کی حتی کہ وہ ان کے داخلی امور میں اثر انداز ہو گئے چاہے ان امور کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے جبکہ مسلمانوں کی حالت زار کا عالم یہ ہے کہ وہ ایمان کی کمزوری کے سبب بولنے کی بھی ہمت نہیں رکھتے۔

شاعر کہتا ہے:

لَمَا تركنا الهدي حلّت بنا نِقَمٌ

وهَاجَ لِلظُّلم والطُّغيان طوفانُ

"جب سے ہم نے ہدایت (اسلام) کو چھوڑ رکھا ہے تب سے ظلم و سرکشی کا طوفان چڑھ آیا ہے۔"

اے اللہ ہم تمام مسلمانوں کو نبی ﷺ کی ہدایت پر قائم فرما، جب آپ سے حوض پر ملاقات ہو تو ہم سلامتی سے پہنچنے والوں میں شامل رہیں۔ اے اللہ! ہمیں اپنی رضا اور خوشنودی کی ہدایت دے۔ ہمارے ملکوں اور دیگر اسلامی ممالک کو دشمن کے مکر و فریب سے محفوظ فرما۔ تو ہی ہمارا کارساز اور ہمیں کافی ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آپ کی اولاد پر درود و سلام نازل فرمائے۔ (مؤلف)

ابتدائیہ

کسی ذی شعور مسلمان پر یہ بات مخفی نہیں کہ دشمنانِ اسلام ہر جگہ اور ہر وقت دین اسلام کو مختلف قسم کے مکروفریب، بے شمار سازشوں اور شیطانی چالوں سے نقصان پہنچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ افراد امت کو موجودہ حالات میں کتاب و سنت کے ساتھ چمٹ جانے کی سخت ترین ضرورت ہے۔ انہیں چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے طریقوں کو اپنائیں اور ہر اس دشمن کو اپنی صفوں سے نکال باہر کریں جو ان کے عقیدے، اعمال اور عبادات کو خراب کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور انہیں اس رستہ سے ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا اور پھر ان کی رہنمائی کے لیے رسول مبعوث فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾

[٥١/ الذاريات:٥٦]

''میں نے جنوں اور انسانوں کو فقط اپنی عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔''

☆ کچھ دشمن تو ظاہری ہیں جو دن رات اسلام کے خلاف سازشوں کے جال بچھا رہے ہیں اور کچھ پوشیدہ ہیں جو زہد و فقر کا لبادہ اوڑھ کر مکروفریب اور دغابازی سے کام لے کر دین اسلام کے لیے نقصان کا باعث بن رہے ہیں۔ یہ چند جماعتیں ہیں جن کا ہدف ہمارے ملک اور شہر ہیں، یہ ہمارے (عرب) علاقوں کو خاص طور پر ہدف بنائے ہوئے ہیں کیونکہ خلیجِ عرب میں ہی اسلام کچھ صحیح شکل میں باقی رہ گیا ہے۔ یہ جماعتیں

یہاں کا امن بھی تباہ کرنا چاہتی ہیں اور یہاں اپنا اثر و رسوخ بڑھا کر بدعات، خرافات اور شرکیات کا بیج بونے کی بھی کوشش کر رہی ہیں۔

☆ ان حالات میں میں نے ضروری سمجھا کہ ان جماعتوں اور فرقوں کے خوفناک چہرے سے نقاب ہٹاؤں تا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بری الذمہ ہو سکوں، لوگوں کے لیے حجت قائم کر سکوں اور اپنے بھائیوں کے سامنے بعض حقائق طشت از بام کر سکوں کہ جن سے وہ ناواقف ہیں۔ میرا مقصد امتِ اسلام کو نصیحت کرنے کے علاوہ کچھ نہیں۔ یاد رکھیے بعض جماعتیں ظاہری طور پر تو نصیحت، خیر خواہی اور بھلائی کی طرف بلاتی ہیں مگر پس پردہ عوام الناس کو ہلاکت اور تباہی کی طرف لے جا رہی ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ مسلسل کوشش اور ان تھک محنت رنگ لا سکتی ہے میں امید کرتا ہوں کہ ہماری کوشش خالص اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہے اور یہ فائدہ سے خالی نہیں۔

اس میدان میں سب سے بہترین بات جس سے ہم اپنی بات کا آغاز کر سکتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ [٥٩/ الحشر:٧]

"اور جو تمہیں رسول دیں وہ پکڑ لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔"

اور فرمایا:

﴿اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ﴾

[٤٢/ الشورى:٢١]

''کیا ان کے کوئی شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے دین بنا ڈالا جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔''

اور فرمایا:

﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلٰى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [۴۵/ الجاثیہ:۱۸]

''پھر ہم نے آپ کو دین کی واضح راہ پر قائم کر دیا سو تو اسی پر لگا رہ اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کر جو کچھ نہیں جانتے۔''

☆ امت مسلمہ اس وقت مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹ چکی ہے۔ ایک جماعت کے لوگ دوسری جماعت کے افراد کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ نبی ﷺ کی ارشاد فرمائی ہوئی باتیں ایک ایک کر کے روزِ روشن کی طرح واضح ہو رہی ہیں، یہ آپ کی نبوت اور سچائی کی دلیل ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی طویل عمر پائے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا لہٰذا تم میری سنت اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفا کی سنت کو لازمی اپنانا اسے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لینا اور (دین میں) نئے کاموں سے بچنا، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' [ابوداود: ترمذی: ابن ماجہ]

اور فرمایا: ''قیامت کے قریب کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو دین اور دنیا کو خلط ملط کر دیں گے۔ وہ لوگوں کے لیے نرمی اختیار کرنے کے سبب بھیڑ کی کھال کا لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں تو شہد سے میٹھی ہوں گی مگر ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔''

☆ یقیناً اس حدیث مبارکہ میں ذکر کی گئیں تمام خبریں ہر صاحب فکر کے لیے واضح ہیں خصوصاً اس زمانہ میں تو واضح ترین ہیں۔ اس کی مثالیں بے شمار ہیں۔ ظاہر میں حسن واخلاق اور باطن میں غلاظت و برائی، کتاب و سنت پر مبنی فتاویٰ جات کو رد کرنا، علمائے سلف کے متعلق طعن و تشنیع، موجودہ دور کے علما کو برا بھلا کہنا۔ خواہشات کی پیروی، اپنی اپنی رائے پیش کرنا، دنیا کو دین پر ترجیح، بدعت اور برائی کا پھیلنا، یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے جب بھی رسول مبعوث کرنے کے درمیان وقفہ کیا تو اہل علم کو توفیق دی کہ وہ لوگوں کو راہ حق کی طرف بلاتے رہے اور گمراہیوں سے دور رکھنے کی کوشش کرتے رہے، ان کی تکلیفوں پر صبر کرتے رہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ذریعے مردہ دلوں کو زندہ کرتے رہے۔ اللہ کے عطا کردہ نور (اسلام) سے دل کے اندھوں کو روشنی عطا کرتے رہے۔ شیطان کے کتنے ہی قتل کردہ لوگوں کو انہوں نے زندہ کیا اور کتنے ہی اس کے گمراہ کردہ تھے جن کو انہوں نے سیدھا رستہ دکھایا۔ پس کیسا اثر ہے ان علما کا لوگوں پر؟ اور کیسی اچھی کوششیں ہیں باطل کا راستہ روکنے کے لیے؟ کس قدر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو جاہل لوگوں کی باطل تاویلوں سے بچایا اور کس قدر باطل پرست لوگوں کے اثر کو ختم کیا اور بے وقوفوں کی تحریف (تبدیلی) سے اللہ کے دین کو محفوظ کیا؟۔

☆ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اپنے بندوں میں سے ایسے علما اور مبلغ مہیا کیے جو اس دین سے بدعات و خرافات کو پرے ہٹانے میں لگے ہوئے ہیں اور لوگوں کو دلیل اور حجت کی روشنی میں دین

پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ اپنی تالیفات اور کتب کے ذریعے بھی لوگوں کو حق بات کی طرف دعوت دے رہے ہیں، جو حق کا طالب ہے اس کے لیے کوئی مشکل باقی نہیں رہی ہے۔ ان کے مقابل کئی مفاد پرستوں نے عوام الناس کو اصل دین سے ہٹا دیا، انہیں گمراہی اور تباہی کے رستہ پر ڈال دیا ہے کیونکہ ان کی عبادت اور دعوت مکرو فریب پر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے اندھے پن اور گمراہی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مشہور کہاوت ہے کہ بعض دفعہ کسی کام میں انسان کی محنت اور مشقت اسے دھوکہ میں ڈال دیتی ہے کہ وہ جسے اچھا خیال کرتا ہے وہ حقیقت میں اچھا نہیں ہوتا ہے۔

☆ وہ شخص جو عالم اسلام کے حالات کا بغور جائزہ لے گا اسے اس بات کا ادراک کرنے میں قطعاً کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی کہ مختلف جماعتوں نے مختلف شکلوں میں اسے گھیر رکھا ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ ہر ایک جماعت لوگوں کی اصلاح اور خیر خواہی کا دعویٰ کرتی ہے جبکہ ان کی آراء، اقوال، خیالات، طریقہ، منہج ایک دوسرے سے یکسر مختلف ہے۔ وہ یہ بھی پہچان لے گا کہ ان جماعتوں کا مقصد لوگوں کو دھوکہ اور فریب دینے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور انہیں متزلزل کرنے کے سوا کوئی خدمت سرانجام نہیں دے رہی ہیں۔

اس کتابچہ میں ہمارے پیش نظر وہ جماعت ہے جو برصغیر کے ممالک سے پیدا ہوئی ہے، ہندوستان اس کا اصل مرکز ہے، یہ ایسا ملک ہے جہاں آگ گائے اور دیگر ایسی ؟؟ چیزوں کی عبادت کی جاتی ہے۔ یہ ایسی جماعت نہیں جو مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ

جو کہ وحی الٰہی کی جگہ ہے سے نکلی ہو۔ یہ ایسی جماعت ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ نور ہدایت کو لوگوں تک پہنچنے سے روک رکھا ہے۔ یہ جماعت صوفیوں کے طریقے پر عمل پیرا اور عجمی لوگوں کو بدعات وخرافات کا سبق دینے والی ہے۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اس جماعت کے ساتھ ہمارے ملکوں کے بہت سے لوگ بھی شریک ہو گئے ہیں جبکہ ہمارا ملک یعنی (سعودی عرب) تو توحید کی بنیادوں پر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ عرب ممالک کو ایسی بدعات سے محفوظ فرمائے۔ ہمیں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ بعض لوگوں نے اس جماعت کے امراء کی بیعت کر رکھی ہے اور اس سے بڑھ کر تعجب کی بات ہے کہ عورتیں بھی اس بدعات اور خرافات والی بیعت میں شامل ہوتی ہیں۔ سبحان اللہ۔ کیا ان لوگوں کی عقل کمزور ہے یا دین؟ اسلام میں کسی بیعت کا تصور نہیں مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یا پھر عام مسلمانوں کی اپنے امام (خلیفہ) کے لیے۔ دراصل بات یہ ہے کہ بعض جگہ اہل علم کے نہ ہونے یا پھر لوگوں تک بات نہ پہنچنے کی وجہ سے یہ جہالت پھیل رہی تھی۔ لوگوں نے شروع شروع میں تو اس جماعت کے کام کو بہت پسند کیا مگر جب بعض علما کی کوشش سے یا ان کے ساتھ چلنے والے جن لوگوں پر اس جماعت کی حقیقت کھل گئی وہ اس سے کنارہ کش ہونا شروع ہو گئے۔ اس جماعت کی حقیقت سے پردہ اٹھانے والوں میں ایک نام الشیخ حمود بن عبداللہ التویجری حفظہ اللہ بھی ہیں جنہوں نے "القول البلیغ فی التحذیر من جماعة التبلیغ" نامی کتاب لکھی۔ اس کے مقدمہ میں صفحہ نمبر 20 پر انہوں نے یہ الفاظ رقم کیے ہیں۔ "یہ بدعتی اور گمراہ جماعت ہے، ان کے کام کا اندازہ وہ نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کا تھا یہ لوگ گمراہ صوفیوں

کے طریقہ کی پیروی اور بعض بدعات کا ارتکاب کرتے ہیں۔'' وہ ان کے ساتھ نکلنے کے متعلق فرماتے ہیں: ''میں سوال کرنے والے اور دیگر تمام مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان سے بچنے کی کوشش کرو۔ یہ لوگ شرک بدعت، خرافات اور اندھی عقیدت کے اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔ اگر تم لوگ اپنا دین ایمان محفوظ رکھنا چاہتے ہو تو نہ ہی تو مقامی سطح پر ان کا تعاون کرو اور نہ ہی شہروں سے باہر ان کے ساتھ جاؤ۔''

اسی طرح الشیخ سعد الحصین نے اپنی کتاب "حقيقة التوحيد إلى الله تعالىٰ و ما اختصت به جزيرة العرب" میں لکھا جبکہ انہوں نے آٹھ سال تبلیغی جماعت کے ساتھ لگائے ہیں۔ ''میں نے اپنی زندگی کے چند سال اس جماعت کے ساتھ گزارے ہیں میں ان کے ساتھ چلتا رہا، ان کی تائید اور ان کے متعلق اعتراضات کا جواب دیتا رہا اگر چہ میری وہ باتیں دلائل سے خالی اور علمی انداز سے ہٹ کر ہوتی تھیں مگر، میں پھر بھی تبلیغی جماعت کا دفاع کرتا رہا۔ ایک دن رجب ۱۴۰۶ھ میں مجھے چند ایسے شواہد ملے جن سے ثابت ہوا کہ یہ لوگ تصوف، بدعات، خرافات اور بعض دفعہ شرک جیسی لعنت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ ایک عالم دین سے بحث مباحثہ کے بعد ثابت ہوئیں۔ وہ میری نسبت کہیں زیادہ اس جماعت کے ساتھ چلے تھے اور ان کی حقیقت کو پہچان کر ان سے پیچھے ہٹ گئے۔ انہوں نے اس بات کا انکشاف بھی کیا کہ خود انہوں نے اور ان کے خاندان کی کئی عورتوں نے تبلیغی جماعت کے سربراہ کے ہاتھ پر دہلی (ہندوستان) میں صوفیا کے طریقہ کے مطابق بیعت بھی کی ہے، انہوں نے دلیل کے طور پر مجھے ''تبلیغی

نصاب'' کتاب بھی دکھائی۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ انہوں نے عجمی لوگوں کو تبلیغ کے لیے الگ سے یہ کتاب ترتیب دے رکھی ہے جس میں بدعات، خرافات اور شرکیہ باتیں موجود ہیں۔

پھر کہتے ہیں: ''حق کو قبول کرنے کے علاوہ میرے پاس کوئی چارہ کار نہ رہا، اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور میں اپنی سابقہ جماعت (تبلیغی) کے متعلق تعصب کا پردہ چاک کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے اپنا فرض سمجھتے ہوئے سب سے پہلے اس جماعت کے اکابرین اور اس کے ساتھ نکلنے والوں کو سمجھانے کی کوشش کی مگر جب میں نے دیکھا کہ وہ ان باطل نظریات کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تو میں نے عام لوگوں کو اس جماعت کے خطرات اور غلطیوں سے آگاہ کرنے کا ارادہ کیا۔'' مذکورہ کتاب میں بعض علما نے انتہائی مفید آراء رقم کی ہیں جن میں الشیخ ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان، الشیخ ڈاکٹر صالح بن عبداللہ العبود اور الشیخ ڈاکٹر صالح بن سعد السحیمی حفظہم اللہ میں نے مناسب سمجھا کہ ان علما کی آراء میں سے چند اقتباسات قارئین کی خدمت میں پیش کروں۔

الشیخ ڈاکٹر صالح فوزان (السعودیۃ) فرماتے ہیں'' آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جس دور میں ہم زندگی کے ایام پورے کر رہے ہیں ان دنوں عجیب و غریب افکار سے واسطہ پڑ رہا ہے۔ مختلف جماعتیں دعوت و تبلیغ کے نام پر ہمارے ملکوں میں باطل نظریات پھیلانے کی کوشش میں مصروف ہیں جیسا کہ ''تبلیغی جماعت'' اور اس کے علاوہ کئی جماعتیں۔ ان سب کا مقصد ایک ہی ہے کہ ''دعوتِ توحید'' کو ناکام کر کے اس کی جگہ دوسری فکر لائی جائے۔ غور کریں تو ان کے اہداف اور مقاصد ان لوگوں سے

مختلف نہیں ہیں جو گزشتہ ادوار میں توحید باری تعالیٰ کی مبارک دعوت کو ختم کرنے کی ناکام کوششیں کرتے رہے۔ ان میں سے ہر ایک کو یہ شیطانی مرض لاحق ہے کہ کس طرح توحید کی دعوت کو ختم کیا جائے؟ سب کا مقصد اور ہدف ایک ہی ہے مگر طریقے مختلف ہیں۔ ان کی منزل ایک جب کہ منصوبہ بندی مختلف طریقوں سے کی جا رہی ہے۔ اگر یہ جماعتیں حق پر ہوتیں اور ان کا مقصد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہوتا تو یہ اپنے ملکوں کو چھوڑ کر جہاں اس دعوت کی ہمارے ملکوں کی نسبت زیادہ ضرورت ہے، ہمارے ہاں نہ آتیں۔ یہ لوگ گروہوں کی شکل میں عربی ممالک کا رخ کر رہے ہیں، کیا انہوں نے اپنے ملکوں میں یہ دعوت سب تک پہنچا دی ہے؟ یقیناً ایسا نہیں' یہ تو صرف ہمارے ملکوں سے توحید کی دعوت اور اس کی برکات کو ختم کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ ان ملکوں کو صحیح رستہ سے ہٹا کر اپنے ملکوں کی طرح باطل طریقوں اور ٹیڑھے رستوں پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ یہ فتنہ و فساد، اختلاف و تعصب اور فرقہ بازی کا بیج یہاں بھی بونا چاہتے ہیں۔

انہوں نے جب دیکھا کہ ہمارے ملک میں اتفاق، رواداری، حکمرانوں اور عوام کے درمیان ہم آہنگی، افراد اور جماعتوں کے درمیان خوشگوار ماحول ہے، یہاں توحید کی نعمت موجود ہے، اس کی برکت ہر جگہ دیکھنے کو ملتی ہے، شریعت کی بالادستی ہے، حدود کا نفاذ ہے، نیکی کا حکم دیا جاتا ہے، برائی سے روکا جاتا ہے، شرعی اصول و قواعد کی پاسداری کی جاتی ہے تو ان لوگوں نے چاہا کہ اس نعمت کو چھین لیا جائے اور اس ملک میں دوسرے ملکوں کی طرح افراتفری، عقیدے کا بگاڑ، شرک و بدعات اور خرافات کو رائج کر دیا جائے۔ اگر یہ مقصد نہیں تو بتائیے یہ اپنے ملک چھوڑ کر یہاں کس لیے آتے

ہیں؟، ان ملکوں کو چھوڑ کر جہاں شرک و بدعت اور جہالت کی اندھیری رات ہے؟ ان ملکوں کا سفر کیوں کرتے ہیں جہاں عقیدہ توحید کا سورج پوری آب و تاب کے ساتھ جگمگا رہا ہے؟"

الشیخ ڈاکٹر صالح العبود (السعودیہ) فرماتے ہیں" یہ بات اچھی محسوس ہوتی ہے کہ ہم تبلیغی جماعت اور اخوانی جماعت کو میزان عدل میں تولنے کی کوشش کریں۔ یہ دونوں جماعتیں باہر سے وارد ہوئی ہیں اور جزیرہ عرب کے ساتھ ان کا قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ دراصل یہ دعوت الی اللہ کا نعرہ لگا کر جزیرہ عرب میں داخل ہوئی ہیں، ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا تم اپنے ملکوں سے شرک، بدعت اور جہالت کو ختم کر چکے ہو؟ کیا تم وہاں کی اصلاح سے فارغ ہو گئے ہو کہ ادھر کا رخ کیا ہے؟ کیا تم نے وہاں توحید کا ڈنکا بجا دیا ہے اور اس کو عملاً قائم کر چکے ہو؟ ان کے اپنے ملکوں میں قبروں پر شرک کے اڈے موجود ہیں' مسلمانوں کی حالت قابل زار ہے، مقامی لوگ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ یہ ان کو اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بلائیں۔ ہمارے ملک سعودیہ کا جہاں تک تعلق ہے تو اللہ کے فضل و کرم اور اس کے احسان سے یہاں توحید کا بول بالا ہے۔ یہاں امن و امان قائم ہے۔ یہاں نبوی دعوت قائم ہے اور تمام اطراف میں اس کا اثر پھیل رہا ہے خصوصاً ان ملکوں میں اس کے اثرات دیکھنے کو مل رہے ہیں جہاں سعودی عرب کی طرح توحید باری تعالیٰ کی دعوت اور شریعت کا عملی نفاذ نہیں ہے۔ لہٰذا ہم کہنا چاہیں گے کہ ان جماعتوں کو اس کام سے رک جانا چاہیے۔ انہیں چاہیے کہ اپنے دلوں سے تعصب، غرور، تکبر، گروہ بندی، حسد اور کینہ نکال کر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کام کریں اور اس کی توحید کو پھیلانے کی کوشش کریں۔"

الشیخ ڈاکٹر صالح السحیمی ''تبلیغی جماعت'' کے متعلق فرماتے ہیں'' یہ جماعت صوفیوں کے طریقہ پر عمل پیرا ہے مثلاً نقشبندی سہروردی، قادری، چشتی وغیرہ ان کے پیروکار ایک خاص مقام پر پہنچ کر ان چاروں طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ کے مطابق بیعت کرتے ہیں۔ یہ لوگ قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کو بدل ڈالنے یا ان کا مفہوم غلط بیان کرنے سے قطعاً نہیں گھبراتے، یہ جہاد فی سبیل اللہ کی آیات و احادیث کو اپنے مشن پر فٹ کرتے ہیں، یہ جہاد کے متعلقہ دلائل کو مجاہدہ نفس اور تبلیغی جماعت کے ساتھ نکلنے اور بدعتی تبلیغی سیر وسیاحت پر فٹ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل سے نکال دیتے ہیں۔ ان لوگوں کے پاس بے شمار بدعتیں اور لامتناہی جہالت ہے۔ یہ لوگ دین کے بنیادی قواعد سے بھی واقف نہیں۔ درحقیقت یہ لوگوں کو عقیدہ توحید اور علمائے حق سے متنفر کر رہے ہیں۔ یہ لوگ دین اسلام کی تعلیمات اور اس کی نشر واشاعت پر دن رات صرف کرنے والے علما کو طعنہ دیتے ہیں کہ وہ دعوت الی اللہ چھوڑ کر ایسے ہی مشغول ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ ان بنیادی قواعد اور مبادیاتِ اسلام کا علم حاصل کرنے کی بھی کوشش نہیں کرتے جن کا جاننا ہر دعوت دینے والے کے لیے ضروری ہے۔ (انتھی)

اللہ تعالیٰ ہمارے علمائے کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ جنہوں نے ان جماعتوں کی حقیقت لوگوں کے سامنے بیان کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل اور عمروں میں برکت عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں میں زبردست اضافہ فرمائے۔

لوگو! میں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ ان گمراہ جماعتوں سے بچ جاؤ اور

اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب نہ کرو۔ ان کی تعداد کو زیادہ نہ کرو۔ تم ان لوگوں میں شامل ہونے سے بچو جنہیں شیطان دھوکہ دے کر آہستہ آہستہ گمراہی کے گڑھے میں جا پھینکتا ہے اور انہیں عذاب کی رسیوں میں جا جکڑتا ہے۔ یہ لوگ اپنے نبی محمد ﷺ کی ہدایت کو پسند نہیں کرتے نہ ہی انہیں صحابہ کرام، تابعین عظام اور سلف صالحین کا طریقہ اچھا لگتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا'' جاہل کی محفل میں کبھی نہ بیٹھو۔ تم اس سے بچتے رہو بچتے رہو۔ کتنے ہی جاہل ہیں کہ انہوں نے عقلمندوں کو مل کر انہیں پاگل بنا دیا۔''

''آدمی دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔ جب دونوں ایک جیسے ہی ہوں۔''

اے اللہ! ہمیں حق بات کو سچا کر کے دکھا اور اس کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرما اور اے اللہ! ہمیں باطل جھوٹا کر کے دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما، حق اور باطل کو ہمارے لیے خلط ملط نہ کر۔ بے شک تو دعاؤں کو سننے والا ہے۔

☆ تبلیغی جماعت کے اپنے ہی کچھ اصول وقواعد ہیں اور اہداف ہیں جن پر وہ کام کر رہی ہے۔ ان کو صرف وہی جان سکتا ہے جو اس جماعت کا انتہائی قریبی اور خاص الخاص ہے۔ ان کی کچھ خاص کتابیں ہیں مثلاً ''تبلیغی نصاب'' (جسے وہ عجمی علاقوں میں پڑھتے ہیں) یہ اپنی تمام خفیہ مجلسوں، مختلف گھروں میں جانے اور تبلیغی سیر و سیاحت (گرمیوں میں ٹھنڈے علاقوں میں جانا، یورپ کا سفر وغیرہ) ان سب کاموں کو اللہ کے رستے میں نکلنے اور جہاد فی سبیل اللہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ایک عرب تبلیغی کی دعوت کو فرانس میں کچھ لوگوں نے قبول کیا۔ وہ لمبی لمبی تقریریں کرتا ہے جن کی کوئی بنیاد اور دلیل نہیں درحقیقت جس کے پاس خود کچھ نہ ہو وہ دوسروں کو کیا دے۔

سکتا ہے؟ وہ بیرون ملک دعوت الی اللہ کے نام سے سفر بھی کرتا ہے حالانکہ وہ دین کا
اتنا بھی علم نہیں جانتا کہ دوسروں کو بنیادی باتیں ہی سکھا سکے اور وہ اس تعلیم (توحید) کو
بھی رد کرتا ہے جو ہمارے ملکوں میں مشہور ہے۔ جبکہ ہمارا ملک وحی کے نزول کا مقام
اور رسالت محمدیہ ﷺ کا منبع ہے۔ وہ اس نور کا انکار کرتا ہے جو اس ملک سے پھوٹا
اور اس نے چہار سو پھیلے جہالت کے اندھیرے کا قلع قمع کیا، افسوس کی بات تو یہ ہے
اس تبلیغ سے بعض علما بھی دھوکہ کھا گئے ہیں عوام کی تو بات ہی کیا کریں؟

☆ اگر آپ یورپ کا دورہ کریں تو تقریباً ہر بڑی مسجد میں آپ کو کوئی نہ کوئی
صاحب نظر آئے گا جس سے لوگ سوال و جواب کر رہے ہیں اور اسلام کے متعلق
معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ میں خود ایک مسجد میں موجود تھا وہاں ایک عجمی
تبلیغی شیخ درس دے رہا تھا وہ اسی فاسد عقیدہ کی تبلیغ کر رہا تھا جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ تک
پہنچانے کی بجائے گمراہیوں پر ڈالنے کا سبب ہے۔ یہ عقائد، طریقے اور سلسلے صوفیا
کے ہیں جیسا کہ قادری، رفاعی، جیلانی، دھلوی، بدوی وغیرہ اور ان سلسلوں کی تعداد
سینکڑوں میں ہے۔ یہ سلسلے بزعم خویش اصحاب کرامات، کشف اور الھامات والوں
کے ہیں۔ درحقیقت یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ آزاد بندوں کو
غلام بنا رکھا ہے۔ ہم اس بدبختی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ
فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ [١٠/ یونس:١٠٦]

"اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان کو نہ پکارو جو آپ کو فائدہ نہیں دے سکتے

اور نہ ہی نقصان کر سکتے ہیں اگر آپ نے ایسا کیا تو یقیناً آپ ظالموں
میں سے ہوں گے۔"

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک
ٹھہراتا تھا تو وہ آگ میں داخل ہوگا۔" [صحیح بخاری]

☆ میری خواہش تھی کہ میں بلادِ عرب میں (اللہ تعالیٰ ان ممالک کو ہر آفت سے
بچائے) کسی شیخ کو ملوں گا اور وہ اپنی بات اس طرح شروع کرے گا کہ ان لوگوں کی
دعوت ذکر، فکر، غضِ بصر (نظریں جھکانا) وغیرہ کے متعلق ہے اور میرے ذہن میں
اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان گردش کرنے لگے: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ
وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ﴾ [٢٤/النور:٣٠] لیکن معاملہ اس کے برعکس نکلا۔ وہ تو اپنے
ہی انداز میں بات کرتے ہیں۔ یہ لوگ قرآنی آیات اور احادیث کے الفاظ کم ہی ذکر
کرتے ہیں اور نصوص و دلائل کے اپنے ہی معانی بیان کرتے ہیں، ان میں سے ایک
غضِ بصر (نظر جھکانے) کا مطلب یہ بیان کر رہا تھا کہ اگر ہم دیکھیں کہ کوئی برائی کر
رہا ہے یا اپنے گھر میں کوئی برا کام کر رہا ہے تو ہم اس کو منع نہ کریں اور نہ ہی اس پر کسی
قسم کی سختی کریں بلکہ ہم نظریں جھکالیں اور اسے برائی کرنے دیں تاکہ وہ ہمارے
اخلاق سے متاثر ہو کر ہمارے ساتھ آجائے۔ پتہ نہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی یہ
تفسیر انہوں نے کہاں سے اخذ کی ہے اور دعوت دین کا یہ اسلوب ان لوگوں نے کہاں
سے سیکھا ہے؟ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بعض آیات پر ایمان لاتے ہیں اور بعض سے
انکار کرتے ہیں کیا یہ اپنے مسائل کی دلیل صرف "تبلیغی نصاب" سے ہی لینے کو دین

سمجھتے ہیں اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بالکل اہمیت نہیں دیتے؟ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ''یقیناً یہ بڑی ہی عجیب بات ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جو منہج اور طریقہ اپنے رسولوں کو دعوت، عبادت اور لوگوں کی اصلاح میں اپنانے کا حکم دیا ہے وہ ہر حال، ہر شکل، ہر وقت اور ہر زمانے میں قابل عمل ہے۔ کسی کے لیے قطعاً جائز نہیں کہ وہ حالات اور ضروریات کی تبدیلی کو بہانہ بنا کر اس سے روگردانی کی کوشش کرے، تبلیغیوں نے جو رستہ اپنایا ہے وہ کتاب وسنت کے صریحاً خلاف ہے۔ قرآن وسنت میں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے دونوں چیزوں پر یکساں زور دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ [۳/ آل عمران: ۱۱۰]

''کہ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کی (بھلائی) کے لیے پیدا کی گئی تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اسے اپنے ہاتھ سے روک دے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے (برا جانے) اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔'' [متفق علیہ]

☆ یہ لوگ برائی سے نہ روکنے کی غلطی تو جرم کی حد تک کرتے ہیں۔ اس غلطی پر یہ

خود اس مرتبہ پر پہنچ چکے ہیں کہ ان کی اس برائی کو روکا جائے۔ ان کی حالت یہ ہے کہ یہ بات انہوں نے اپنے اصول میں شامل کر رکھی ہے کہ لوگوں کو نیکی کی دعوت تو دی جائے مگر برائی سے نہ روکا جائے اسی لیے ان کے ساتھ چلنے والے شراب خور اور سگریٹ نوش بھی ہوتے ہیں مگر یہ لوگ تالیف قلب کے نام پر ان کو اس برائی سے منع نہیں کرتے بلکہ ساتھ لے کر چلتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''جو لوگ بعض اعمال کو قرب الٰہی کا ذریعہ جانتے ہیں جبکہ نہ ہی اللہ تعالیٰ نے ان کا حکم دیا اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شریعت اسلامیہ میں شامل کیا تو لازمی بات ہے کہ وہ لوگ ان کاموں میں نفع اور فائدہ کی نسبت اپنی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہیں کیونکہ اگر ان کا نفع اور فائدہ عام اور زیادہ ہوتا تو شارع علیہ السلام ان کا ذکر کبھی بھی ترک نہ کرتے کیونکہ آپ حکیم و دانا ہیں، دین کی مصلحتوں کو نظر انداز نہیں کرتے اور مؤمنوں سے کسی ایسی بات کو دور نہیں رکھتے جو انہیں اللہ رب العالمین کے قریب کر دے۔'' [مجموع فتاوی: ۱۱/۶۲۴]

☆ تبلیغی جماعت کے لیے شریعت کا مصدر اور منبع ایک ہی کتاب ہے جس کا نام ہے ''تبلیغی نصاب''۔ عجمی لوگ اس کتاب کی پیروی کرتے ہیں اور اس میں بعض مقامات پر کھلم کھلا شرک و بدعت کی دعوت ہے جبکہ عربی ممالک کے رہنے والے ''حیاۃ الصحابۃ'' نامی کتاب کی تبلیغ کرتے ہیں، یہ ایسی کتاب ہے جس میں ایسی روایات اور قصے موجود ہیں جو بغیر ثبوت لکھے گئے ہیں، اسے امیر جماعت تبلیغ محمد یوسف کاندھلوی نے اپنے والد محمد الیاس کی وفات کے بعد لکھا ہے۔ ''تبلیغی نصاب'' کا بقول ان کے روحانی مصنف محمد زکریا کاندھلوی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ایک ماہر قاری اس کتاب

کے نام سے ہی کچھ حقائق پہچان سکتا ہے۔

الشیخ ڈاکٹر سعد الحصین اپنی کتاب حقیقة الدعوة الی الله تعالی و ما اختصت به جزيرة العرب" ص نمبر ۸۲ پر فرماتے ہیں "مثال کے طور پر "تبلیغی نصاب" کو ہی دیکھیے یہ غیر عربی لوگوں کے لیے تبلیغی جماعت کی بنیادی اور اولین کتاب ہے۔ اس میں قرآنی آیات اور صحیح احادیث بھی ہیں اور ایسی باتیں بھی ہیں جن کو بھلائی اور خیر سمجھ کر تبلیغی جماعت والے دعوت دیتے ہیں، ان کی جھلک ملاحظہ ہو۔

① حج کے بعد نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کی غرض سے مدینہ منورہ سفر کرنے کی ترغیب دلیل کے طور پر یہ حدیث "جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے میرے ساتھ ظلم کیا۔" (حالانکہ یہ بالکل بے بنیاد اور واضح جھوٹ ہے یہ حدیث نہیں ہے)

② نبی ﷺ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنا اور کہنا کہ

"یا رسول اللہ! میں آپ سے آپ کی سفارش کا سوال کرتا ہوں۔"

③ سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی قبروں کے پاس جا کر یہ کہنا کہ "ہم آپ کی خدمت میں آئے ہیں اور آپ دونوں کو رسول اللہ ﷺ کی جناب میں وسیلہ بنا کر کہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے ہماری سفارش کریں اور ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔

④ نبی ﷺ نے چھٹی صدی ہجری میں اپنا ہاتھ قبر سے نکالا تا کہ الشیخ احمد رفاعی دست مبارک کو چوم سکیں اور یہ منظر 90,000 نوے ہزار لوگوں نے دیکھا۔

⑤ کعبہ کئی صالحین کے پاس خود چل کر حاضر ہوتا ہے۔

⑥ ان کے درود کے الفاظ یہ ہیں

((اللهم صلی علی سید نا محمد بحر أنوارك و معدن أسرارك ولسان حجتك و عروس مملكتك و إمام حضرتك وطراز ملكك و خزائن رحمتك و طريق شريعتك، المتلذذ بتوحيدك إنسان عين الوجود والسبب فی كل موجود، عين أعيان خلقك، المتقدم من نور ضيائك))

"اے اللہ ہمارے سردار محمد پر درود نازل فرما، جو تیرے نور کا سمندر ہیں۔ تیرے رازوں کا خزانہ ہیں، تیری حجت کی زبان ہیں۔ تیری مملکت کا راجہ ہیں تیری موجودگی کے امام ہیں، تیری بادشاہت کی زینت ہیں، تیری رحمت کے خزانے ہیں، تیری شریعت کا رستہ ہیں، تیری توحید کی لذت سے سرشار ہیں، ان کا وجود تو عین انسان کا ہے مگر ہر موجود چیز کے وجود کا سبب ہیں، بلکہ ہر چیز کا وجود وہ خود ہیں اور تیرے جلووں کا سب سے پہلا نمونہ ہیں۔"

☆ سیدنا ابی مسعود الانصاری روایت کرتے ہیں کہ بشیر بن مسعود نے کہا ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہم آپ پر کیسے درود پڑھیں؟ آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا تم یہ کہو

((اللهم صلِّ علی محمد و علی آل محمد کما صلیت

علی ابراهيم و علی آل ابراهيم و بارك علی محمد و
علی آل محمد كما باركت علی ابراهيم و علی آل
ابراهيم فی العالمين إنك حميد مجيد))

یہ اور ان سے ملتے جلتے الفاظ نبی ﷺ پر درود بھیجنے کے لیے مسنون ہیں البتہ تبلیغی جماعت کے مذکورہ پر تکلف، بناوٹی اور غلط معانی پر مشتمل الفاظ صحیح نہیں ہیں جیسا کہ بحر انوارك ، معدن أسرارك ، وانسان عين الوجود والسبب فی كل موجود یہ تبلیغیوں کی اختراع اور جعل سازی ہے۔

السبب فی كل موجود (کہ ہر موجود کی موجودگی کا سبب آپ ہیں) کہنے کے بعد اللہ کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے؟ نعوذ باللہ

''تبلیغی نصاب'' میں جھوٹی اور من گھڑت روایات موجود ہیں۔ اس میں شرکیات اور خرافات پر مبنی قصے کہانیاں بھی ہیں۔ صوفیا کے خوابوں کے قصے، اپنے گمراہ مشائخ کی عظمت کا بیان، بڑی بڑی غلطیاں اور گمراہیاں اور ایسے امور ہیں جو کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ صرف تین مقامات سے چند چیزیں اس کتاب میں نقل کرنا چاہوں گا اور قارئین سے امید کروں گا یہ مواد اس کتاب کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لیے کافی ہو گا تا کہ جو ہلاک ہونا چاہے وہ دلیل کو دیکھنے کے بعد ہی ہلاک ہو اور جو زندہ رہنا چاہے وہ دلیل پر زندہ رہے۔

1 تبلیغی نصاب کے فضائل حج میں لکھا ہے بے شک اولیا، ابدال اور قطب، دنیا کے تمام اطراف سے حج میں شریک ہوتے ہیں یہ سنہری موقع ہے کہ ان کے فیوض و برکات سے فائدہ اٹھایا جائے۔

☆ میں کہتا ہوں یہ تو عین شرک ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے دعا کی جائے، دنیا سے چلے جانے والے اولیا، قطب اور ابدالوں سے انوار، برکات اور فیض حاصل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۝ قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا﴾ [۷۲/ الجن: ۲۰-۲۱]

''کہہ دیجیے میں تو صرف اور صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، کہہ دیجیے کہ میں تمہارے کسی نقصان یا ہدایت کا مالک نہیں ہوں۔''

اور فرمایا:

﴿حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۝﴾ [۲۲/ الحج: ۳۱]

''اللہ کی طرف ہو کر اس کے ساتھ شرک نہ کرنے والے اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ ایسے ہے جیسے آسمان سے گر پڑا ہو اس کو پرندے اچکتے ہیں یا اس کو تیز ہوا کسی دور مقام میں لے جا پھینکتی ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے حج اپنے شعائر کی تعظیم، اپنے ذکر اور صرف اس کے سامنے گڑگڑانے کے لیے فرض کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ذَٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾

[۲۲/ الحج: ۳۲]

"یہ اس لیے ہے کہ جو شعائر اللہ کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔"

2 تبلیغی نصاب میں ہے ابو یعقوب سنوسی نے کہا میرا ایک مرید آیا اور اس نے کہا کہ میں کل دوپہر کے وقت مر جاؤں گا۔ جب اگلا دن آیا تو وہ مسجد الحرام میں آیا۔ بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ ابھی کچھ ہی دور چلا تھا کہ مر گیا۔ میں نے اسے غسل دیا اور دفن کیا۔ جب میں نے اسے قبر میں رکھا تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور کہنے لگا۔ میں زندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ہر عاشق زندہ ہوتا ہے۔

3 تبلیغی نصاب میں ہے کہ یوسف بن علی کہتے ہیں۔ ایک ہاشمی عورت مدینہ میں رہتی تھی بعض خدام اس پر ظلم کرتے تھے۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور اپنی مظلومیت کا حال بیان کیا۔ نبی ﷺ نے روضہ کے اندر سے جواب دیا "میری زندگی تمہارے لیے نمونہ ہے، جیسے میں نے صبر کیا تو بھی صبر کر۔" اس عورت نے یہ آواز سن کر کہا میرے تمام غم ختم ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد یہ تینوں خدام مر گئے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سب باطل اور بے بنیاد دعوے ہیں جو ان کی اس کتاب میں پائے جاتے ہیں۔ یہ عجیب لوگ ہیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ قبر سے باہر نکالا تا کہ احمد رفاعی اسے چوم لے اور اسے نوے ہزار 90,000 لوگوں نے دیکھا۔ اس طرح کے جھوٹ ان لوگوں نے شیخ عبدالقادر جیلانی کے متعلق پھیلا رکھے ہیں جن کو یہ لوگ محبوب سبحانی اور قطب ربانی کہتے ہیں۔

نوٹ: یہ ساری معلومات ہم نے جس کتاب سے نقل کی ہیں اس کا نام "جماعة التبليغ ، مفاهيم يجب أن تصحح" ہے اور اس میں اردو تبلیغی نصاب کے تیس 30

صفحات فوٹو کاپی کر کے لگائے گئے ہیں اور ان کا ترجمہ عربی زبان میں کیا گیا ہے۔

دیکھ لیجئے کیسے کیسے جھوٹ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے بارے میں گڑھ لیے ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں بھی کبھی اپنا ہاتھ صحابہ کرام کے سامنے نہیں بڑھایا کہ وہ اس کو چومیں تو قبر کے اندر سے آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ جب کہ رسول کریم ﷺ فوت ہو چکے ہیں اور موت ہر زندہ انسان کا انجام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ [۳/ آل عمران:۱۸۵]

"ہر جان موت کا ذائقہ چکھے گی۔"

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر سر رکھے ہوئے اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کی۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا تھا:

من كان يعبد محمدًا فإن محمدًا قد مات ، ومن كان يعبد الله فإن الله حي لا يموت۔ ثم تلا قوله تعالى ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ﴾ [۳/ آل عمران:۱۴۴]

جو کوئی محمد کی عبادت کرتا تھا تو (وہ جان لے کہ) محمد تو مر چکے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو (وہ جان لے کہ) اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی بھی نہیں مرے گا۔" پھر انہوں نے یہ آیت کریمہ پڑھی

(ترجمہ) ''محمد تو فقط اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ان سے پہلے بھی کئی نبی
گزر چکے ہیں، اگر وہ مر جائیں یا قتل ہو جائیں، تو تم اپنی ایڑیوں
پر (دین سے) پھر جاؤ گے۔ جو کوئی اپنی ایڑی پر پھر جائے گا تو وہ اللہ
تعالیٰ کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں
کو عنقریب بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔''

☆ ہم کہنا چاہتے ہیں کہ اس جماعت سے بچنا ہر مسلمان پر واجب ہے یہ جماعت
بدعت، شرک، اور خرافات جیسی بیماریوں پر قائم ہے۔ یہ قبروں کو مقدس جانتے ہیں۔
اللہ کے باغیوں اور گمراہوں کی عزت کرتے ہیں۔ یہ قبر والوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی
طرف وسیلہ پکڑتے ہیں۔ ان سے مدد اور رہنمائی طلب کرتے ہیں۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ عربوں کے ہاں کیونکہ عقیدہ کا بگاڑ اور فساد نہیں پایا
جاتا لہٰذا عربی جماعتوں کے ساتھ نکلنے اور ان کی مدد کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہم کہنا
چاہیں گے کہ اس کلام کو مطلق طور پر درست کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اکثر لوگ ان بدعات
اور خرافات میں شامل ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کے منتخب کردہ اذکار اور فضائل اعمال سنتے
ہیں اگرچہ وہ عربوں کو اپنے اصول اور اہداف سے بے خبر رکھتے ہیں۔ یہ اصول شریعت
کے اصول وقواعد سے قطعاً مطابقت نہیں رکھتے، اسی طرح ان کے اجتماعات میں شریک
ہونا، ان کی مجالس میں شامل ہونا عجمی تبلیغیوں کی باتیں سننا خطرے سے خالی نہیں کیونکہ
جس آدمی کے پاس پختہ علم نہیں وہ دھوکہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ عربی تبلیغی توحید کو اچھی
طرح جانتے تو ہیں مگر تبلیغی سفر میں اس کی طرف لوگوں کو نہیں بلاتے لوگوں کو برائی سے
نہیں روکتے۔ شرک اور اس کے خطرات سے آگاہ کر کے عوام کو شرکیہ اعمال سے دور

رہنے کی تلقین نہیں کرتے۔ وہ تبلیغیوں کے مشن اور ان کے پروگرام کے تحت چلنے کی بنا
پر ان کے مرتب کردہ شیڈول کے تحت چلنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

اس سے زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ بعض عرب لوگ تبلیغیوں کو سہولیات
فراہم کرتے ہیں ان کے آنے جانے کے لیے وسائل نقل وحمل مہیا کرتے ہیں، اس
میں خطرہ یہی ہے کہ وہ ان اسلام دشمنوں کے قابو میں آ جائیں گے اگرچہ کچھ مدت
کے بعد ہی ایسا کیوں نہ ہو؟ مخالف کی چال کو پہچاننا آسان کام نہیں لہٰذا ان سے دور
ہی رہنا چاہیے۔ کسی شاعر کے خوبصورت اشعار کا ترجمہ یہ ہے:

''ہر عداوت کو محبت میں بدلنے کی امید کی جا سکتی ہے مگر وہ عداوت جو
دین کی بنیاد پر وجود میں آئی ہو۔''

اور کسی دوسرے شاعر نے کہا:

''انگارے سے ہی شعلہ بھڑک اٹھتا ہے۔''

☆ عربوں سے ہی بعض بدعات وخرافات اس وقت دیکھنے کو ملی ہیں جب وہ تبلیغی
جماعت کے ساتھ نکلے ہیں۔ مثلاً ذکر واذکار کے لیے حلقہ یا آمنے سامنے صفیں بنا کر
ذکر کرنا۔ آہستہ آہستہ اپنے سروں کو حرکت دینا۔ پھر روتے روتے گر جانا اور رونے کی
ہلکی ہلکی آوازیں نکالنا۔ خصوصاً یہ اس وقت ہوتا ہے جب ذکر کرانے والا کوئی عجمی تبلیغی
ہو۔ وہ اپنے انداز میں بات کرتا ہے حالانکہ وہ شرعی علم سے بالکل بے بہرہ ہوتا ہے۔
اس کے پاس تو علم اولیا، اقطاب اور ابدال سے روحانی طور پر آتا ہے جیسا کہ ان کا
دعویٰ ہے تعجب کی بات تو یہ ہے کہ عربی ممالک میں جو کہ علم اور توحید کے نور سے منور
ہیں بعض لوگ پائے جاتے ہیں جو ایسی جماعتوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور تبلیغی

پروگراموں کو ترتیب دینے کے لیے عجمی لوگوں کو بلاتے ہیں اور اگر کسی جگہ ان کے خلاف کارروائی کا خدشہ ہو تو ان کا دفاع کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا اللہ ہی حافظ ہے۔
یہ دلیل بھی دی جاتی ہے کہ تبلیغی جماعت والے نافرمانوں کے لیے توبہ کا سبب بنتے ہیں اور نیکی کی طرف راغب ہوتے ہیں، تو میں کہتا ہوں کہ اس کوشش کا کیا فائدہ کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ہٹا کر بدعات اور خرافات کی طرف لگا دیا جائے؟ یہ تو اس سے بھی زیادہ خطرناک بات ہے۔

محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''کاش وہ لوگوں کو ان صفات کی طرف دعوت دیتے جو حدیث جبرائیل علیہ السلام میں ذکر ہوئی ہیں ان صفات میں پورے کا پورا دین ذکر کیا گیا ہے۔ یہ حدیث کئی کتابوں میں موجود ہے۔ اسے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے جس میں یہ لفظ ہیں "بینما نحن جلوس عند رسول الله .... '''' اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اچانک ایک آدمی نمودار ہوا۔ اس کے کپڑے انتہائی سفید بال زبردست سیاہ تھے۔ اس پر سفر کے کوئی اثرات نہیں تھے...... (آخر تک)'' مگر افسوس حقیقت تو یہ ہے کہ کوئی ایک تبلیغی بھی اس حدیث کو بیان کرنے کی زحمت نہیں کرتا۔ کاش کوئی تو ہوتا جو اس حدیث کو ذکر کر کے توحید کے معانی بیان کرتا، اس کی اقسام واضح کرتا، شرک اور اس کی قسموں سے لوگوں کو آگاہ کرتا اور ڈراتا۔ اس کے نقصانات بتاتا۔ اس سے بڑھ کر افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ایک دفعہ ریاض (السعودیہ) کی ایک مسجد میں تبلیغی جماعت موجود تھی وہاں توحید اور دعوت توحید کے متعلق بیان شروع ہوا تو یہ لوگ مسجد سے چلے گئے اور وہاں بیٹھ کر توحید باری تعالیٰ کی تبلیغ سننا گوارہ نہیں کی۔

اور اس سے بھی بڑھ کر افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ اہل توحید کو غلط کہتے ہیں، ان کو برا جانتے ہیں اور لوگوں کو ان سے اور ان کی کتابوں سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ آپ خود فیصلہ کریں ایسے لوگوں سے بھلائی اور بہتری کی توقع کی جاسکتی ہے؟ کیا یہ لوگ لوگوں کی اصلاح اور خیر خواہی کر سکتے ہیں؟ اگر اللہ کی توحید کی دعوت نہ دی جائے تو پھر کس چیز کی طرف دعوت ہونی چاہیے؟

☆ بے شک علم توحید اور فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا توحید کے متعلق کلام انتہائی فضیلت والا ہے۔ علم توحید کی قدر و منزلت اور فضیلت تمام علوم سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ علم اللہ تعالیٰ، اس کے اسماء، اس کی صفات اور بندوں پر اُس کے حقوق کے متعلق ہے۔ یہ شریعت کی بنیاد اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی چابی ہے۔ اسی لیے شیخ موصوف ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں ''جب علم توحید اس قدر بلند اور عظمت والا ہے تو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس کو سیکھے دوسروں کو سکھائے، اس میں غور و فکر کرے اور اسے یہ یقین ہونا چاہیے کہ اگر اسکے علم کی بنیاد توحید پر ہے تو اس کی بنیاد صحیح سالم اور مضبوط ہے اور وہ عنقریب اس کے ثمرات اور نتائج سے فضیلت حاصل کرے گا۔''

☆ تبلیغی جماعت کی شروعات تو ہندوستان سے ہوئیں جس شخص نے اس جماعت کی بنیاد رکھی اس کا پورا نام یہ ہے ''محمد الیاس بن محمد اسماعیل حنفی دیوبندی، چشتی کاندھلوی المتوفی 1344ھ'' دیوبند احناف کے ایک مدرسہ کی طرف نسبت ہے جو ہندوستان میں واقع ہے۔ اس مدرسہ کے بانی قاسم نانوتوی کا دعویٰ ہے کہ اس مدرسہ کی بنیاد قاسم نانوتوی کے سامنے محمد ﷺ نے مؤرخہ 15 محرم 1283ھ کو رکھی اور

نبی ﷺ ہر سال اپنے چاروں خلفا کے ساتھ مدرسہ کا حساب و کتاب لینے کے لیے تشریف لاتے ہیں۔

نوٹ: ہماری اس بات کا حوالہ دیکھئے کتاب ارواح ثلاثہ میں مؤلف اشرف علی تھانوی مولانا محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند اور کتاب "اقرأ حتی الا تزیغ مع جماعة التبلیغ" مؤلف موسیٰ بن علی شعلال الجزائری۔

☆ نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی پر اس قدر بہتان کہ مدرسہ کی بنیاد خود انہوں نے رکھی اور اس کا حساب و کتاب لینے کے لیے خلفا کے ساتھ تشریف لاتے ہیں یہ اسی طرح ہے جیسے لوگ عید میلاد النبی کے جلسوں میں ایک کرسی خالی رکھتے ہیں کہ یہاں نبی تشریف فرما ہیں۔ وہ ان کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں اور ان کی غلطیوں اور کمزوریوں اور گناہوں کی معافی عنایت فرماتے ہیں۔ ان لوگوں نے یہ شعر ترتیب دیا ہے۔

هذا الحبيب مع الأحباب قدحضرا

وسامح الكل فيما قد مضى وجرىٰ

"یہ حبیب (محمد ﷺ) اپنے احباب کے ساتھ حاضر ہوئے اور ہمارے تمام گزشتہ گناہ معاف فرمادیے۔"

☆ رسول اللہ ﷺ نہ ہی تو مدارس کی بنیاد رکھنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور نہ ہی صوفیوں اور بدعتیوں کے میلاد میں تشریف لاتے ہیں، وہ تو عالم برزخ میں ہیں حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی گناہوں اور غلطیوں کو معاف کرنے والا نہیں۔ یہ بدعتیوں اور خرافاتیوں کی چال ہے تاکہ وہ دین کا نام لے کر من مانیاں کرتے رہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ قرآنی فیصلے کے مطابق کسی کے لیے نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحٰى إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾

[٤٦/ الأحقاف:٩]

"کہہ دیجئے میں کوئی پہلا رسول نہیں ہوں، میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ میں تو صرف اس چیز کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اور میں صرف اور صرف ڈرانے والا اور خوشخبریاں دینے والا ہوں۔"

☆ کتب احادیث میں ایک معروف واقعہ دیکھا جا سکتا ہے کہ جب عثمان بن ظعون فوت ہوئے تو ام علاء کہنے لگیں "اے ابو سائب! اللہ آپ پر رحم فرمائے میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر کرم کر دیا ہے۔" یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا "تجھے کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر کرم کیا ہے۔ اس کو اپنے رب کا پیغام آن پہنچا اور میں اس کے لیے بھلائی کی امید کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہو کر بھی یہ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔"

ام علاء کہتی ہیں اللہ کی قسم! میں اس کے بعد کسی کے لیے تزکیہ کی بات نہیں کہتی تھی۔ اور اس دن جب اللہ کے رسول نے اپنے سب سے محبوب چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ، اپنی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اور اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جن کو آپ ﷺ نے اپنے جگر کا ٹکڑا کہا، اور جو بات فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تکلیف پہنچاتی وہ

آپ کو بھی تکلیف دیتی تھی۔ ان سب کو نبی ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ اپنے آپ کو بچا لو میں اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔" [صحیح بخاری]

☆ یہی حق ہے اور ہم اسی پر ایمان و یقین رکھتے ہیں یہی ہمارا دین ہے مگر مفاد پرست لوگ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، ان کے عقیدے خراب کر کے شرک کی بیماری پھیلانا چاہتے ہیں۔

☆ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے ہمارے متعلق جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔" [متفق علیہ]

ایسے لوگوں کو اس سخت وعید سے ڈرنا چاہیے جو ایسی جماعتوں کے ساتھ منسلک ہیں۔ یہ لوگ کس قدر بڑے بڑے جھوٹ اور بہتان باندھ رہے ہیں؟ ان جماعتوں کے پیروکار ایسے حقائق سننے کے بعد بھی اگر باز نہ آئیں اور ان جماعتوں کا انکار اور ان سے قطع تعلق نہ کریں تو وہ بھی اس وعید کی زد میں آجائیں گے۔ ان کو ایسی جماعتوں اور دعوت سے فوراً باز آجانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہی سیدھے رستہ کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔

☆ الشیخ محمد تقی الدین الھلالی اپنی کتاب "السراج المنیر فی تنبیہ جماعۃ التبلیغ علی اخطائھم" میں فرماتے ہیں "ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ان کا مدرسہ خود نبی ﷺ نے بنایا تو لوگو! اس بات کو بار بار پڑھو اور تعجب کرو کہ کس طرح نبی ﷺ ایک ایسا مدرسہ معرض وجود میں لا سکتے ہیں جو سنتِ رسول ﷺ سے جنگ کرتا ہے اور ان کی لائی ہوئی ہدایت کی مخالفت کرتا ہے؟ یہ مدرسہ ماتریدی عقائد کا حامل ہے جبکہ اس کا مذہب حنفی ہے، وہ نبی کریم ﷺ کی نافرمانی پر تعمیر ہوا اور دین میں فرقہ

بندی کے لیے بنایا گیا۔ اس کو نہ ہی تو رسول اللہ ﷺ پسند کر سکتے ہیں نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نہ ہی امام ابو حنیفہ کیونکہ معتبر اور ثقات علما نے امام ابو حنیفہ کا جو عقیدہ نقل کیا ہے وہ ماتریدی عقائد، اندھی تقلید اور فرقہ بازی سے کوسوں دور ہے لیکن جب تجھے شرم و حیا نہ رہے تو تو جو مرضی کرتا رہ۔ وہ مزید لکھتے ہیں نبی ﷺ ان کے مدرسہ کا حساب و کتاب لینے کے لیے کیوں آئیں گے؟ انہوں نے تو نبی ﷺ کو اپنے مدرسہ کا حاسب (حساب لینے والا) بنا ڈالا نعوذ باللہ یہ نبی ﷺ کی توہین ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ جہالت، تقلید اور تعصب نے ان لوگوں کو کس قدر گمراہ کر دیا ہے؟۔

☆ تبلیغی جماعت اکثر مسلمان ملکوں میں اپنا اثر و رسوخ رکھتی ہے۔ یہ لوگ جہاں دیکھتے ہیں مسلمان عقیدہ کے بارے میں کچھ زیادہ مضبوط نہیں تو وہاں فوراً زہر گھولنے کی کوشش کرتے ہیں آہستہ آہستہ حالت یہ ہو جاتی ہے کہ ایک صوفی تبلیغی مسجد میں کھڑے ہو کر درس دیتا ہے۔ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ کی تشریح کچھ یوں کرتا ہے کہ اس کلمہ کا مطلب لوگوں کے دلوں سے خراب اور فاسد یقین نکالا جائے اور سچا یقین داخل کیا جائے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی خالق نہیں، اللہ کے علاوہ کوئی رازق نہیں، اللہ کے علاوہ کوئی اس کائنات کے نظام کو چلانے والا نہیں۔ اللہ سے سب کچھ ہونے اور غیروں سے کچھ نہ ہونے کا یقین وغیرہ۔ یہ تفسیر صحیح نہیں ہے اس تفسیر سے تو صرف توحید ربوبیت ثابت ہو سکتی ہے کہ اس کائنات کا پروردگار، اس کو بنانے والا، چلانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ بات مسلّم ہے کہ صرف توحید ربوبیت کا اقرار کافی نہیں ہے، صرف اس توحید کے اقرار سے انسان اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک توحید

الوہیت (صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت) اور توحید اسماء وصفات کا اقرار نہ کیا جائے مگر تبلیغی کیا کریں یہ تفسیر اور تشریح تو ان کے مدرسہ دارالعلوم دیوبند سے کی گئی ہے۔ صحیح بات تو یہ تھی کہ تفسیر اس طرح ہوتی کہ لا الـٰـہ الا اللّٰہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں کیونکہ لفظ الٰہ کا معنیٰ معبود ہے اور محمد الرسول اللہ کا مطلب یہ ہے کہ ہر کام میں رسول اللہ کی اطاعت کی جائے، ان کی بات سے آگے کسی کی بات کو نہ سمجھا جائے اور جو انہوں نے ہمیں باتیں بتائیں ہیں ان کو حق اور سچ سمجھ کر ان کے حکموں کو مانا جائے اور جہاں سے انہوں نے روکا ہے وہاں سے رکا جائے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سنت رسول کی روشنی میں کی جائے لیکن یہ باتیں ان تبلیغیوں کو پسند نہیں کیونکہ اس سے ان کا منہج اور طریقہ خطرے میں پڑ جاتا ہے، ان کے مدرسہ اور ان کے مشائخ کا طریقہ غلط ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ اس سنہری تعلیم اور بہترین رہنمائی کو تو چھوڑ دیتے ہیں مگر اپنے سلسلوں قادری، چشتی، نقشبندی اور سہروردی کو نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ اس طریقہ پر چلنے سے ہی ان کے مشائخ اللہ اور ان کے درمیان واسطہ بن سکتے ہیں ورنہ نہیں نعوذ باللہ من ذلك۔

☆ دنیا میں ان صوفیا کے بے شمار سلسلے اور طریقے ہیں جیسے (چشتی، قادری، نقشبندی، سہروردی، تیجانی، رفاعی، عطاری) یہ لوگ صرف ایک طریقہ اسلام پر کیوں متفق نہیں ہوتے؟ مگر ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ ان مشائخ نے دینی امور میں دخل اندازی کر کے ان صندوقوں کو مال سے بھرنا ہے جو گھروں میں رکھے ہوئے ہیں۔

☆ یہ صوفی لوگ کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کوئی ظالم مسلط کر دے تو ان کو اللہ کی مرضی کے آگے جھک جانا چاہیے اور اس کے خلاف کوئی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

جس گروہ کے نظریات یہ ہوں تو کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنے مشائخ کی جیبیں نوٹوں سے بھرتے رہیں اور وہ ان کو گمراہی اور تباہی کے گڑھوں میں دھکیلتے رہیں۔

الشیخ محمد حامد الفقی رحمہ اللہ بانی جماعت ''انصار السنۃ المحمدیہ'' (مصر) فرماتے ہیں ''ان لوگوں کے بے شمار سلسلے اور طریقے دنیا میں رائج ہیں جن کے ذریعے یہ کفرو شرک اور بدعات وخرافات پھیلا رہے ہیں۔ درحقیقت یہ دجالوں کا تعاون اور مسلمانوں کے عقائد ونظریات کا خون کر رہے ہیں تاکہ ان کے شیطانی مشائخ کی جیبیں گرم رہیں اور لوگوں میں قبل از اسلام والی جہالت پھیلی رہے، یہ اندھی تقلید اور بدعات وخرافات اس لیے پھیلائی جارہی ہیں کہ مسلمان آسانی کے ساتھ دشمن کا لقمہ بن سکیں۔ یہی صوفیوں کے رستے حکومتوں کو بھی پسند ہیں، یہود ونصاریٰ نے ان کے ذریعے اسلام کے کئی محلات زمین بوس کیے ہیں۔ صوفی ازم وہ ظالمانہ ہاتھ ہے جس نے اسلام کی عبا کو چاک کرنے میں مہارت حاصل کر رکھی ہے۔ انہوں نے کئی اسلامی ممالک جیسا کہ مراکش، تیونس، جزائر، پاکستان، سوڈان، مصر وغیرہ میں مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ (آج امریکی صدر بش بھی اسلامی حکومتوں سے صوفیت پھیلانے کا مطالبہ کر رہا ہے) ان لوگوں نے مسلمانوں کو ذلیل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے۔ میں خود بھی ان میں سے ایک تھا مگر میں نے ان کے پروگرام اور خفیہ چالوں کو خوب پہچان لیا ہے۔ الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی اور میں اس ہدایت کی طرف لوٹ آیا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو دے کر مبعوث فرمایا۔ میں اب ان کی کفریہ شرکیہ چالیں خوب سمجھتا ہوں اور ان کا زبردست مخالف ہوں اور جب تک میرے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی باقی ہے میں ان کے عقائد

نظریات کو طشت از بام کرتا رہوں گا۔ جب تک اللہ نے مجھے زندگی عطا کی تو میں رسول کریم ﷺ کی دعوت کا تعاون کرتا رہوں گا اور دشمنوں کی ہر چال اور ہر ظلم کو صبر کے ساتھ برداشت کروں گا، یہ شیطان کے دوست اور اللہ رحمان کے دشمن جو کچھ کر رہے ہیں اس سے نہیں گھبراؤں گا کیونکہ میرا ایمان ہے کہ انجام کار مومنوں کے ہاتھ میں ہی ہوگا۔ آخرت کی کامیابی متقین کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو احسان اور نیکی کرنے والے ہیں۔ دیکھئے کتاب (الجماعۃ انصار السنۃ......)

☆ تبلیغی جماعت اور اس طرح کی دوسری جماعتوں کے اثر و رسوخ بڑھ جانے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان ملکوں سے امن و سکون عقائد و نظریات ختم ہو جائیں اور اس کی مثال کئی اسلامی ملکوں میں دیکھی جا سکتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ﴾ [٦/ الانعام:٨٢]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ گڈ مڈ نہیں کیا تو ان کے لیے ہی امن ہے اور وہی ہدایت پائیں گے۔''

الشیخ عبدالرحمان سعدی رحمہ اللہ مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ان کو خوف، عذاب اور بدبختی سے امن ہوگا، صراط مستقیم کی طرف راہنمائی ہوگی بشرطیکہ انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے مطلق طور پر خلط ملط نہ کیا ہوگا نہ شرک کے ساتھ اور نہ ہی نافرمانی کے ساتھ ان کو مکمل امن بھی حاصل ہوگا اور مکمل ہدایت بھی۔ اگر انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم (شرک سے) خلط ملط تو نہیں کیا ہوگا مگر نافرمانیاں

ہوتی رہیں تو ان کو ہدایت نصیب ہو سکتی ہے مگر کامل امن نہ ہوگا اور جنہوں نے اپنے ایمان کو شرک اور نافرمانی سے خلط ملط کر دیا تو نہ ہی ان کو امن نصیب ہوگا اور نہ ہی ہدایت (تفسیر بن سعدی) آج عالم اسلام میں یہ حقیقت دیکھی جا سکتی ہے۔''

☆ یہ جتنے بھی باطل فرقے ہیں ان سب کا مقصد ایک ہی ہے کہ مسلمان ممالک اور ان کے علاقوں میں اثر و رسوخ بڑھا کر ان کے عقائد خراب کر سکیں، ان کو فرقہ بندی میں تقسیم کر کے کمزور کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج عالم اسلام تفرقہ بازی اور گروہ بندی کا شکار ہے۔ اہل علم نے تو اسماء الرجال کے فن پر کئی کتابیں تصنیف کر ڈالیں ہیں تاکہ بات کرنے والے کی شخصیت کا اندازہ کیا جا سکے اور کوئی غلط بات دین میں شامل نہ ہو سکے۔

☆ ایک آدمی نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا، مجھے تو یہ بات بڑی سخت محسوس ہوتی ہے کہ میں کسی آدمی کے بارے میں کہوں کہ وہ ایسا ہے یا ایسا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہنے لگے ''جب تو اور میں دونوں خاموش رہیں تو جاہل کو کیسے پتہ چلے گا کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے؟ [مجموع الفتاوی: ۲۸/ ۲۳۱]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ ایک آدمی روزہ رکھتا ہے، نماز پڑھتا ہے، اور اعتکاف کرتا ہے وہ آپ کے نزدیک پسندیدہ ہے یا وہ آدمی جو اہل بدعت کا رد کرتا ہے اور ان کے عقائد و نظریات سے عوام الناس کو مطلع کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا ''روزہ، نماز اور اعتکاف کا فائدہ صرف اس کی ذات کو ہے جبکہ اہل بدعت کے متعلق گفتگو کرنے کا فائدہ سب لوگوں کو ہے اور یہ آدمی افضل ہے۔ پھر فرمایا اگر اللہ تعالیٰ ایسے بندے کھڑے نہ کرے تو دین تباہ و برباد ہو

ہائے اور یہ تباہی جنگ میں دشمن کی طرف سے کی جانے والی تباہی سے کہیں زیادہ ہو
کیونکہ دشمن علاقے تباہ کرتا ہے اور یہ لوگ دین اور عقائد ونظریات تباہ کرتے ہیں۔''

[مجموع الفتاوی: ۲۸/ ۲۳۱-۲۳۲]

☆ صحیح بات یہی ہے کہ تبلیغی جماعت لوگوں کے عقل اور ان کے دین کو تباہ کر رہی ہے یہ بات کیسے تصور کی جا سکتی ہے کہ ڈاکٹر اپنا کلینک چھوڑ دے، کسان زراعت چھوڑ دے، امام مسجد چھوڑ دے، طالب علم مدرسہ چھوڑ دے، خاوند نو 9 ماہ کی حاملہ بیوی کو چھوڑ دے، باپ نوجوان بیٹیوں کو چھوڑ دے اور کئی سالوں یا کئی مہینوں کے لیے تبلیغی جماعت کے ساتھ نکل جائے۔ ان کی اکثر جماعتوں کے امیر بھی ایسے ہوتے ہیں کہ وہ دین اسلام کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے۔ ان میں سے اکثر وہ ہیں جو وضو اور نماز کا طریقہ بھی اچھی طرح نہیں جانتے۔ انہیں یہ علم نہیں کہ نماز کے واجبات اور ارکان میں کیا فرق ہے؟ یہ دوسروں کو کیسے دعوت دے سکتے ہیں؟۔ ہماری بات خود تبلیغیوں کے لیے دعوت ہے۔ ان کو چاہیے کہ وہ عقیدہ توحید سیکھیں اور نبی ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں عبادت اور تبلیغ کریں کیونکہ ان لوگوں کی دعوت خالص توحید سے نکل کر شرک کی بیماری میں داخل ہونے کی کوشش ہے۔ دنیا کے بعض علاقوں میں تبلیغی باقاعدہ قبروں کا طواف کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک کا بیان ہے ''میں ان کے ساتھ نکلا تو اس وقت توحید پرست تھا اور چند گناہ کرتا تھا ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ میں مشرک اور قبروں پر جھکنے والا بن گیا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دے دی۔

جس آدمی کو ہماری بات کا یقین نہ ہو اور وہ ان لوگوں کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو اس کے لیے ہم مندرجہ ذیل قصہ بیان کرتے ہیں جسے الشیخ حمود التویجری

نے اپنی کتاب (القول البلیغ) میں ذکر کیا ہے۔ ''تبلیغی جماعت والوں کے ساتھ ایک دین کا طالب علم مدینہ منورہ سے حنا کیہ شہر کی طرف نکلا، ان کا امیر تبلیغی جماعت کے بڑے رہنماؤں سے کوئی ایک تھا رات کے وقت اس نے ایک تبلیغی ساتھی کو دیکھا جو ہو، ہو، ہو کرنے کے ساتھ ساتھ سر کو جھٹکے بھی دے رہا تھا۔ اس طالب علم نے اسے پکڑا اور اس کی حرکت کو روک دیا۔ صبح ہوئی تو اس نے امیر صاحب کو خبر دی کہ رات یہ بھائی اس طرح کی حرکتیں کر رہا تھا اور یہ تو صوفیوں اور گمراہوں کا طریقہ ہے۔ امیر صاحب نے اس طالب علم کو زبردست ڈانٹا اور کہا ''صِرْتَ وهابياً '' تو تو وہابی ہو گیا ہے۔
اگر میرے پاس طاقت ہوتی میں ابن تیمیہ، ابن قیم اور محمد بن عبدالوھاب کی کتابوں کو جلا کر خاکستر بنا دیتا اور ان میں سے کچھ بھی باقی نہ رہنے دیتا۔ کیا یہ بیان علما اور علم دشمنی کے لیے کافی نہیں ہے؟ دراصل اس جماعت کے رہنماؤں اور پیروکاروں کو علما سے دشمنی ہے وہ علما جو کتاب وسنت اور ہدایت الٰہی کی پیروی کرنے والے ہیں ان لوگوں کو ان کی کتابیں بھی ناپسند ہیں اور خود وہ بھی ان کی نظر میں غلط اور بے کار ہیں۔

خود آزمائیے: ہو سکتا ہے بعض بھائی ہماری باتوں سے اتفاق نہ کریں اور وہ ہمارے کلام کو شدت اور تفرقہ بازی پر محمول کریں تو ایسے حضرات کی خدمت میں ہم عرض کرنا چاہیں گے کہ آپ تبلیغی جماعت کے ساتھ جائیے لیکن ایک شرط طے کر لیجیے کہ آپ توحید و رسالت پر مبنی کتابیں ساتھ لے جائیں گے اور لوگوں کو پڑھ کر سنائیں گے مثلاً کتاب التوحید، کشف الشبہات الأصول الثلاثة، قواعد اربعہ اور اس طرح کی دیگر کتب مثلاً (کتب عقیدہ) وغیرہ اگر وہ اس بات کو قبول کر لیں تو پھر ہماری بات غلط ہے اور اگر یہ شرط قبول نہ کریں تو پھر معاملہ وہی ہے جو آپ گزشتہ صفحات میں پڑھ آئے اور

علمائے حق سے سن رہے ہیں۔ (بعض علما کو ان لوگوں نے کتب توحید کا درس دینے کے جرم میں اپنی جماعتوں سے الگ کر دیا اور رستے سے ہی واپس کر دیا) آپ خود فیصلہ کرلیں کہ ایسے لوگوں کے ساتھ نکلنا کیسا ہے؟ ''حق واضح ہے عقل والو غور کرلو۔''

اے دینی بھائی! میں اس جماعت کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں اور سن بھی چکا ہوں اگر میں تفصیل بیان کروں تو بات بہت ہی لمبی ہو جائے گی میں نے صرف اشارہ کیا ہے اور کہتے ہیں کہ ''عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی ہے'' میں آپ کو اللہ کا نام لے کر دوبارہ عرض کرتا ہوں جو بھائی اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں اس کے اسلوب سے دھوکہ کھا رہے ہیں اور ان کی عبادات، دعوات وغیرہ میں شامل ہو کر راہ حق سے دور جا چکے ہیں وہ خود اپنی حالت پر غور کریں۔ ان سے گزارش ہے کہ ایک دن تنہائی میں تعصب، حسد اور خاص مذہبی رجحان سے ہٹ کر سوچیں تو ان شاءاللہ حق واضح ہو جائے گا۔ وہ اس لاٹھی کی طرح نہ ہوں کہ جس کو کوئی دوسرا اپنی مرضی سے جدھر چلائے وہ چلتی ہی جائے۔ مومن تو عقلمند اور باریک بین ہوتا ہے۔ کسی شاعر کے شعر کا ترجمہ کچھ یوں ہے۔

حق تو سورج ہے اور آنکھیں دیکھنے والی ہیں
لیکن یہ اندھوں کو کبھی بھی نظر نہیں آ سکتا

علمائے کرام کی نظر میں تبلیغی جماعت کا مقام

یہ کتابچہ جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں کسی ایک انسان (مؤلف) کی رائے نہیں بلکہ اس میں بعض حقائق کو آشکار کیا گیا ہے اور ایسے علمائے کرام کی رائے اور ان کے مفید اقتباسات سے مزین کیا گیا ہے جو کتاب و سنت کے پیروکار علما ہیں اور تعصب نام کی کوئی چیز ان میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی حکم فرمایا کہ اگر تمہیں کسی بات کا علم نہ ہو تو علما سے دریافت کرو ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ [۲۱/ الانبیآء:۷]

''اور اہل علم سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔''

اللہ تعالیٰ ان علما کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس معاملہ میں ہماری رہنمائی فرمائی۔ ذیل میں چند علما کے فتاویٰ جات اور ان کی آراء ذکر کی جائیں گی۔

1 الشیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ رحمہ اللہ مفتی عام سعودی عرب نے شاہی دیوان کی طلب پر جواب میں لکھا:

یہ تحریر محمد بن ابراہیم کی طرف سے محترم گورنر عزت مآب شاہ خالد بن سعود رئیس شاہی دیوان کے لیے ہے۔''

السلام علیکم و رحمة الله و بركاته و بعد! میں نے آپ کا خطاب نمبر 5/4/37 مورخہ 1382/1/21ھ وصول کیا۔ اس میں یہ استفسار کیا گیا کہ شاہِ وقت کو آگاہ کیا جائے کہ ''جمعیت العلماء اور ان کا ادارہ کلیة الدعوة والتبلیغ الإسلامیہ'' کی حقیقت کیا ہے؟ میں آپ کی خدمت میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں محمد

عبدالحامد قادری۔ شاہ احمد نورانی، عبدالسلام قادری، سعود احمد دھلوی نے آپ سے جو
اس ادراہ کے ساتھ تعاون کرنے کی درخواست کی ہے تاکہ تبلیغ اور تدریس کا کام
آسان ہو سکے۔ تو یہ لوگ اور یہ ادارہ ایسا ہے کہ اس میں کوئی بھلائی اور خیر نہیں ہے، یہ
جمعیت بدعت اور ضلالت پر قائم ہے۔ جو کتابیں آپ نے ہمارے پاس بھیجی ہیں ان
کو پڑھ کر ہم نے اندازہ کیا ہے کہ یہ کتب بدعات وخرافات، ضلالت اور گمراہی پر مبنی
ہیں۔ ان کتابوں میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر قبروں پر سجدہ ریز ہونے کی ترغیب ہے۔ یہ
ایسا معاملہ ہے جس پر ہم خاموش نہیں رہ سکتے اور نہ ہی اس سے چشم پوشی کر سکتے ہیں۔
ہم ان باطل نظریات اور شرکیہ عقائد کو ان شاء اللہ واضح کرتے رہیں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ
سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے دین کی مدد کرے اور کلمۂ اسلام کو بلند کرے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1382/1/29ھ

☆ مفتی عام سعودی عرب فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے ایک سوال کچھ
یوں ہوا۔

سوال میں تبلیغی جماعت کے ساتھ پاکستان اور ہندوستان کے بعض علاقوں
میں گیا ہم ایسی مسجدوں میں بھی نمازیں پڑھتے رہے جس میں قبریں تھیں، میں نے
کہیں سے سن رکھا ہے کہ جس مسجد میں قبر ہو اس میں نماز نہیں ہوتی۔ اگر ایسا ہے تو
آپ میری نمازوں کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ کیا میں یہ نمازیں دوبارہ پڑھوں اور
یہ بھی بتائیں کہ ان لوگوں کے ساتھ ایسی جگہوں پر حاضر ہونا یا نکلنا کیسا ہے؟

جواب بسم اللہ والحمد للہ: أما بعد: تبلیغی جماعت کے پاس عقیدہ

کے مسائل میں بصیرت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ان کے ساتھ نکلنا کسی ایسے آدمی کے
لیے جائز نہیں ہے جس کے پاس دینی بصیرت اور شرعی اصول وقواعد کا علم نہیں ہے۔
اور اس کے پاس ایسا شعور اور فہم نہیں جو سلف صالحین کا تھا۔ ایسا صاحب علم اگر ان کے
ساتھ نکلے تو کوئی حرج والی بات نہیں جو تبلیغی جماعت والوں کو قرآن وحدیث کی
تعلیمات اور دعوتِ توحید کی اہمیت سمجھائے، انہیں تبلیغی طریقہ کار سکھلائے کیونکہ وہ
تبلیغ کے میدان میں کوشش کر رہے ہیں یہ لوگ اس بات کے محتاج ہیں کہ انہیں علم کی
باتیں سکھائی جائیں۔ کتاب وسنت کے علما کو تبلیغی جماعت والوں کی رہنمائی کرنی
چاہیے۔ توحید وسنت کا علم رکھنے والوں کا فرض ہے کہ ان لوگوں کو سمجھائیں اور اللہ تعالیٰ
تمام لوگوں کو دین کی سمجھ بوجھ اور ثابت قدمی عطا فرمائے۔

البتہ ایسی مساجد میں نماز پڑھنا جس میں قبریں ہوں جائز نہیں۔ ایسی مساجد
میں نماز نہیں ہوگی آپ پر واجب ہے کہ اپنی نمازیں لوٹائیں کیونکہ نبی ﷺ نے
فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیا کی
قبروں کو مساجد بنا لیا۔'' [متفق علیہ] اور فرمایا: ''خبردار جو لوگ تم سے پہلے تھے انہوں
نے اپنے نبیوں اور نیک بزرگوں کی قبروں کو مساجد بنا ڈالا۔ خبردار تم قبروں کو مساجد نہ
بنا ڈالنا، میں تمہیں اس سے منع کر رہا ہوں'' [صحیح مسلم] اس مسئلہ میں احادیث کثیر
تعداد میں ہیں۔ توفیق دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے وصلی اللہ علی نبینا
محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

☆ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ سے دوسرا سوال ہوا:

سوال محترم شیخ صاحب ہم تبلیغی جماعت کے متعلق بہت سی اچھی باتیں سنتے

ہیں۔آپ اس جماعت کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ نکلا جائے یا نہیں؟ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس بارے میں میری رہنمائی اور نصیحت بھی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر ثواب عطا فرمائے۔

جواب جو آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے تو وہ مبلغ اور دین کا داعی ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری بات آگے پہنچایا کرو چاہے ایک حدیث ہی کیوں نہ ہو؟'' لیکن ہندوستانی تبلیغی جماعت کے ہاں خرافات اور بعض بدعتیں ہیں۔بعض اعمال ایسے بھی ہیں جو شرکیہ ہیں ایسا شخص جس کے پاس شرعی اصول وقواعد کا علم نہ ہو اسے ان کے ساتھ قطعاً نہیں جانا چاہیے۔صاحب علم اگر ان کے ساتھ نکلے تو ان کی بدعات وخرافات کو واضح کرے اور انہیں سمجھائے۔اگر وہ ان کی غلطیوں پر تنبیہ نہ کرے اور انہیں نہ سمجھا سکے تو اس کا نکلنا بھی صحیح نہیں ہے۔اور اگر کوئی ان کے پروگرام میں شامل ہونے اور ان کی تربیت کے مطابق کام کرنے کے لیے نکلے تو ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں ہے کیونکہ ان کے ہاں جہالت، بدعات، خرافات اور شرک جیسی بیماریاں پائی جاتی ہیں اگر کوئی عالم دین اور شرعی علوم سے واقفیت رکھنے والا شخص امید رکھے کہ اگر وہ ان لوگوں کے ساتھ نکلے گا اور ان کی اصلاح ہو سکے گی تو وہ ان کے ساتھ جائے شاید کہ وہ باطل مذہب چھوڑ کر راہ حق کی اتباع شروع کر دیں اور اہل سنت والجماعت کے ساتھ شامل ہو جائیں۔

☆ فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا موقف:

یہاں ہم اپنے روحانی والد محترم فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے چند جوابات قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

سوال میں بعض مبلغین کے ساتھ دعوتِ دین کے لیے نکلا، یہ لوگ بعض دفعہ حلقے بنا کر ذکر کرتے ہیں۔ان حلقوں میں ان کی ترتیب یہ تھی کہ دو یا تین شخص اکٹھے بیٹھتے ہیں اور قرآن مجید کی آخری دس سورتیں ایک دوسرے کو سناتے ہیں۔پھر تشہد اور درود ابراہیمی سنایا جاتا ہے۔ایسے عمل کو تسلسل کے ساتھ کرنے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب تمام عبادات توقیفیہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ہیں، کسی انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے آپ کوئی عبادت وضع کرے جسے اللہ تعالیٰ نے مشروع قرار نہیں دیا۔اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ایسی عبادات سے روکا ہے جنہیں اللہ کے علاوہ دوسروں نے ایجاد کیا ہے اور انہیں شریعت کا حصہ بنانے کی ناکام کوشش کی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ﴾ [٤٢/ الشورى: ٢١]

''کیا ان کے لیے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے دین کی ایسی باتیں بنا ڈالیں جن کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی، اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو ابھی ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔''

عبادات اپنی جنس، مقدار، صفت (طریقہ) زمان ومکان اور سبب میں توقیفی ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ عبادات مذکورہ تمام چیزوں میں شریعت کے اصولوں کے مطابق ہو۔مسائل قرآن پڑھنے اور ذکر اذکار کرنے کی جو ترتیب سوال میں ذکر کی ہے یہ دلیل کی محتاج ہے اگر نبی ﷺ سے یہ ترتیب ثابت ہے تو یہ سر آنکھوں پر اور اگر ثابت

نہیں تو بھلائی اسی میں ہے کہ اسے چھوڑ دیا جائے اور آپ کے حکم اور طریقہ کو اختیار کیا
جائے۔ میرے علم کے مطابق نبی ﷺ سے ایسی ترتیب وارد نہیں ہے نہ ہی تو ذکر کے
لیے اور نہ ہی قرآن مجید کی تلاوت کے لیے۔ میں اپنے بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں وہ
ایسے غیر شرعی طریقے چھوڑ کر سنت کو اپنانے کی کوشش کریں، یہی بہتر اور انجام کار کے
اعتبار سے اچھا ہے۔

سوال تبلیغی جماعت کے دروس میں چھ نمبر بیان کیے جاتے ہیں سب سے
پہلے (۱) لا الہ الا اللہ (۲) نماز (۳) علم مع ذکر (۴) اکرام مسلم (۵) تصحیح نیت (۶)
دعوت الی اللہ۔ کیا یہ چھ نمبر کافی ہیں اور ان کے علاوہ کسی چیز کی ضرورت نہیں یا پھر ان
میں نقص پایا جاتا ہے؟

جواب یقیناً اللہ تعالیٰ کا کلام سب سے بہتر کلام ہے اور محمد ﷺ کی رہنمائی
سب سے بہتر رہنمائی ہے۔ سب سے کامل بہترین اور جامع ترین کلام اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول کا ہے۔ نبی ﷺ نے ایک حدیث مبارکہ میں دین کی تمام بنیادی
معلومات ذکر کی ہیں۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے
پاس بیٹھے تھے کہ ایک آدمی نمودار ہوا، جس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال زبردست
سیاہ تھے اس پر سفر کے قطعاً کوئی اثرات نہیں تھے اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی
نہیں تھا۔ وہ نبی ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اس نے اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا
دیئے اور اس نے اپنی ہتھیلیاں اپنی یا (آپ کی) رانوں پر رکھیں اور کہا، اے محمد ﷺ!
مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے تو نبی ﷺ نے اس کے سامنے اسلام کے

ارکان (کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) ذکر کیے۔ پھر اس نے کہا مجھے ایمان کے بارے
میں بتائیے آپ نے اسے ایمان (اللہ، فرشتوں، کتب، رسولوں، آخرت، اور اچھی
بری تقدیر) کے متعلق بتایا۔ پھر اس نے کہا مجھے احسان کے متعلق بتائیے۔ آپ نے
اس کی بھی وضاحت فرما دی۔ پھر اس نے کہا مجھے بتائیے قیامت کب آئے گی؟ تو
آپ نے فرمایا وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ پھر وہ آدمی چلا گیا۔ سیدنا عمر
فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا: "اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ سوال کرنے
والا کون تھا؟" میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے
فرمایا: "یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔" لہٰذا اس حدیث
کی روشنی میں کہنا چاہوں گا کہ تبلیغی جماعت والوں کے چھ اصول ناقص ہیں اور اس
نقص کی وجہ یہ ہے کہ وہ دین جو محمد ﷺ لے کر آئے ہیں اس کے بنیادی نکات اس
حدیث میں مذکور ہیں انہیں تبلیغی جماعت والے بیان نہیں کرتے۔ نبی ﷺ نے اس
حدیث مبارکہ کے آخر میں یہ بات بھی بیان فرمائی کہ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں
تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ میں تبلیغی بھائیوں کو نصیحت کرنا چاہوں گا کہ اگر وہ
لوگوں کو دین سکھانا ہی چاہتے ہیں تو وہی باتیں سکھائیں جو حدیث مبارکہ میں مذکور
ہیں اور جبرائیل علیہ السلام کے سوال کرنے پر محمد ﷺ نے امت کو سکھائی ہیں۔ ان کو
چاہیے کہ وہ اپنے چھ نکات کو حدیث میں مذکور ان نکات سے بدل لیں اور ان کی ہی
تبلیغ کریں کیونکہ یہ نکات نبی کریم ﷺ سے منقول ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ اسلام
کے پانچ ارکان۔ پھر ایمان کے چھ ارکان بیان کریں اور ان کی وضاحت عوام کے
سامنے کیا کریں۔ پھر احسان کی وضاحت کریں اس طرح گویا کہ وہ پورا دین لوگوں

کے سامنے بیان کر دیں گے۔

سوال بعض لوگ لا الـه الا اللّٰه کے معانی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں اس کا مطلب فاسد یقین کو دل سے نکالنا اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا صحیح یقین دل میں داخل کرنا ہے، اور وہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی خالق نہیں اس کے علاوہ کوئی رازق نہیں کائنات کا نظام چلانے والا اس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا یہ تفسیر صحیح ہے؟ اور اگر صحیح نہیں تو صحیح تفسیر کیا ہے؟

جواب یہ تفسیر اور تشریح صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ فقط توحید ربوبیت پر دلالت کرتی ہے اور یہ بات مسلّم ہے کہ انسان فقط توحید ربوبیت کا اقرار کرنے کے ساتھ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کا مال اور اس کی جان محفوظ ہو سکتے ہیں، اگر صرف توحید ربوبیت (اللہ تعالیٰ کو پروردگار ماننا) کے اقرار سے انسان مسلمان ہو سکتا ہے، اس کی جان اور مال محفوظ ہو سکتا ہے تو اس کا اقرار کفار مکہ اور مشرکین بھی کرتے تھے۔ وہ اس بات کا کامل اعتراف کرتے تھے کہ اس کائنات کو بنانے والا، اس کا نظام چلانے والا، رازق و مالک اور امور کی تدبیر کرنے والا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ اسے توحید ربوبیت کہتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ اسلام میں داخل نہ ہو سکے اور نہ ہی ان کا مال اور ان کی جان محفوظ تھی بلکہ اللہ کے نبی ﷺ نے ان کی جانوں اور مالوں کو جائز قرار دیا اور صحابہ کرام نے ایسے لوگوں پر حملے کیے ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کیا، ان کے لڑنے والے لوگوں کو یا تو قتل کیا یا قیدی بنایا۔ ان کے اموال لوٹے اور ان کی زمینوں پر قبضہ کیا۔ درحقیقت کلمہ توحید، توحید الوہیت (عبادت کے لائق صرف اللہ ہے) پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ تعالیٰ کے

علاوہ جن کی بھی عبادت کی جاتی ہے وہ سب کے سب باطل اور جھوٹے ہیں چاہے وہ کوئی بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِن دُوْنِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ﴾ [۳۱/ لقمان: ۳۰]

''یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی سچا (معبود ہے) اور یقیناً جس کی وہ لوگ اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہیں (وہ سب) باطل ہے اور یقیناً اللہ ہی بلند ہے اور بہت بڑا ہے۔''

یاد رہے اس تفسیر کو بیان کرنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں تاکہ اس عظیم کلمہ کے معانی مسلمان سمجھ سکیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے متعلق فرمایا:

﴿إِنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ أَئِنَّا لَتَارِكُوْا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝﴾ [۳۷/ الصافات: ۳۵-۳۶]

''بے شک وہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں تو وہ تکبر کرتے اور کہتے کیا ہم ایک مجنون شاعر کے لیے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں؟''

اس آیت کریمہ پر غور کریں کہ مشرکین مکہ بھی لا الـه الا اللّٰه کے معانی یہی سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ (تبلیغی جماعت والوں کو) کس نے بتایا کہ لا اله الا اللّٰه کے معانی یہ ہیں کہ ''اس بات کا یقین دل میں بٹھایا جائے کہ خالق اور رازق صرف اللہ ہے؟'' یہ تفسیر تو صحیح نہیں جو لوگ کلمہ کی یہ تفسیر کرتے ہیں

ان کو اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہیے اور اس فاسد اور غلط تفسیر کو چھوڑ کر صحیح اور سچی تفسیر کرنی چاہیے، دنیا کے تمام مسلمان اس تشریح پر متفق ہیں اور یہی معانی، مفہوم اور تفسیر اس کلمہ سے سمجھ آتا ہے جبکہ یہی تفسیر اور مطلب مشرکین مکہ سمجھتے تھے جن کے ساتھ نبی ﷺ نے لڑائی کی۔ اس کلمہ کا یہی معنی کہ ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں'' متعین اور صحیح ہے۔ ہم سوال کرنے والے کو کہیں گے اس پر لازم ہے کہ وہ غلط اور فاسد معانی کو چھوڑ کر صحیح اور سچے معانی کی طرف رجوع کرے اور اسے اس بات کا اقرار کرنا چاہیے کہ توحید ربوبیت الگ چیز ہے اور توحید الوہیت الگ ہے اور ہر دو میں سے کوئی ایک توحید بھی دوسری کے علاوہ پوری نہیں ہو سکتی۔ توحید ربوبیت پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے:

﴿إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ﴾ [١٥/ الحجر:٨٦]

''بے شک آپ کا رب وہی (سب کو) پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۔''

اور فرمایا: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [١/ الفاتحہ:٢] ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔'' اسی طرح کی دیگر کئی آیات توحید ربوبیت پر دلالت کرتی ہیں، توحید الوہیت پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے:

﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [٣/ آل عمران:١٨]

''اللہ نے گواہی دی کہ بے شک اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور فرشتوں نے بھی اور اہل علم نے بھی جو انصاف کے ساتھ قائم ہیں کہ

اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں جو زبردست اور حکمت والا ہے۔''

سوال کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنی چاہیے اور اسے اس بات کا یقین کر لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو صراط مستقیم پر چلائے وہی صراط مستقیم جس پر انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین چلتے رہے۔ آمین۔

سوال محترم شیخ صاحب یہ بتائیے کہ ایسے قصوں کو تبلیغ کی غرض سے آگے بیان کرنے کا کیا حکم ہے جن کے بارے میں مجھے علم نہ ہو کہ وہ سچے ہیں یا جھوٹے؟ یا پھر ان کے بارے میں مجھے معلوم ہو کہ وہ جھوٹے قصے ہیں۔ اور یہ بھی بتائیں کہ ایسی احادیث کو روایت کرنے کا کیا حکم ہے؟ جن کی صحت اور ضعف سے مجھے آگاہی نہ ہو؟

جواب کسی واعظ یا عام مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کوئی بات نبی ﷺ کی طرف منسوب کرے اور وہ اس کی صحت سے واقف نہ ہو اور ایسی حدیث کو بیان کرنا بھی اس کے لیے جائز نہیں جس کے بارے میں اسے یقین ہو جائے کہ یہ جھوٹی ہے۔ ہاں اگر ضعیف حدیث کا ضعف (کمزوری) بیان کر کے لوگوں کو تنبیہ کرنا مقصد ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح وہ قصے جن کے بارے میں اسے یقینی علم نہیں کہ وہ صحیح ہیں یا غلط تو ان کو آگے بیان نہ کرے۔ ایسے قصے بھی بیان نہ کرے جنہیں وہ کرامت سمجھ کر لوگوں کو بتاتا ہے حالانکہ وہ کرامت نہیں جھوٹے قصے بیان کرنا دھوکہ اور فریب ہے۔

سوال تبلیغی جماعت کے بیانات کے بعد اور گشت کے لیے جاتے وقت دعا

کا کیا حکم ہے؟

جواب ہر درس کے بعد، یا مسجد سے نکلتے ہوئے یا گشت کے لیے جاتے ہوئے دعا کرنا صحیح دلیل سے ثابت نہیں بلکہ یہ بدعت کے زمرے میں آتا ہے۔ لوگوں کو بتانا چاہیے کہ یہ عمل شریعت کے اصول وقواعد کے مطابق نہیں ہے۔

سوال تبلیغی مراکز میں ہر جمعرات کو اعتکاف بیٹھنے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ جبکہ وہ لوگ دلیل کے طور پر یہ حدیث پیش کرتے ہیں ''جس نے اللہ کی رضا کے لیے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں اعتکاف کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو تین خندقیں آگ سے دور کردے گا جبکہ ایک خندق کا دوسری سے فاصلہ زمین وآسمان کے فاصلے کے برابر ہے۔

جواب جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات اعتکاف کرنا بدعت ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے۔ نبی ﷺ سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ آپ نے جمعرات کے دن اور جمعہ کی شب اعتکاف کیا ہو۔ آپ نے تو لیلۃ القدر کی تلاش کے لیے رمضان المبارک میں اعتکاف کیا ہے جب آپ کو یقین ہو گیا کہ یہ رات آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے تو آپ نے آخری دس دن اعتکاف کیا حتیٰ کہ اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔ ایک سال آپ اعتکاف نہ کر سکے تو شوال میں دس دن اعتکاف کیا اور آپ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک دن اعتکاف کرنے کی رخصت دی تھی۔ جس حدیث کا سائل نے ذکر کیا ہے یہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

محدث عصر، محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ کیا کسی طالب علم یا عام آدمی کے لیے جائز ہے کہ وہ تبلیغی جماعت کے ساتھ نکلے اور دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے؟

جواب تبلیغی جماعت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے طریقہ اور منہج پر نہیں ہے نہ ہی یہ سلف صالحین کا طریقہ تھا۔ اس صورت حال میں ان کے ساتھ نکلنا اور وقت لگانا جائز نہیں ہے، تبلیغ کا فریضہ تو ایک عالم ہی سرانجام دے سکتا ہے۔ وہ لوگ جو تبلیغی جماعت کے ساتھ دعوتِ دین کے لیے نکلتے ہیں ان پر واجب ہے کہ اپنے ملکوں میں ہی ٹھہریں اور اپنی مساجد (مدارس) وغیرہ میں علم حاصل کریں حتیٰ کہ ان میں سے علما تیار ہوں جو دعوت کا کام کریں۔ طالب علم کو چاہیے کہ ان کو اپنے پاس بلائے اور ان کو کتاب وسنت کی تعلیم سے آشنا کرے اور انہیں ابتدائی طور پر قرآن و سنت کی بنیادی تعلیم کی طرف بلائے مگر وہ ایسا نہیں کریں گے۔ وہ تو کتاب وسنت کی تعلیم کو اختلاف اور تفرقہ بازی کا سبب قرار دیتے ہیں (نعوذ باللہ)۔ تبلیغی جماعت اس معاملہ میں مصر کی اخوان المسلمین جماعت کی طرح ہیں۔ وہ دعویٰ تو یہی کرتے ہیں کہ ان کی دعوت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر مبنی ہے مگر یہ صرف دعویٰ ہے۔ ان کے عقائد قرآن وسنت کے خلاف ہیں۔ کوئی ماتریدی ہے تو کوئی اشعری۔ ایک صوفی تو دوسرا کسی اور فرقہ کا پیروکار، یہ صرف ایک جم غفیر ہے جس میں تہذیب وثقافت اور علم نام کی کوئی چیز نہیں۔ تبلیغی جماعت کی دعوت ایک صوفیانہ دعوت ہے جو اخلاق کی

اصلاح کی بات تو کرتے ہیں مگر عقائد کی درستگی کی طرف قطعاً توجہ نہیں دیتے۔ وہ
معاشرہ میں بگڑے ہوئے عقائد کو دیکھ کر خاموش رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر عقیدہ
کی بات کی گئی تو اختلاف پھیلے گا۔ شیخ سعد الحصین اور تبلیغی جماعت پاکستان کے امیر
کے درمیان خط و کتابت ہوتی رہی جس سے یہ واضح ہو گیا کہ تبلیغی جماعت والے
توسل، قبروں سے تبرک حاصل کرنے، اور اولیا سے مدد مانگنے کے قائل ہیں اور اسی
طرح کی دیگر کئی خرافات ان میں پائی جاتی ہیں یہ چاروں سلسلوں کی بیعت کے بھی
قائل ہیں اور یہ نقشبندی سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ ان
کی وجہ سے بے شمار لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق جوڑ چکے ہیں اور کئی لوگ ان کے ہاتھ
پہ مسلمان ہوتے ہیں کیا یہ سب کچھ ان کے ساتھ وقت لگانے اور نکلنے کے لیے کافی
نہیں؟۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ یہ جواب اور یہ باتیں ہم کئی لوگوں سے کئی مرتبہ سن
چکے ہیں سوچنے کی بات یہ ہے کتنے لوگ ایسے ہیں جو مذہبی رہنماؤں کا لبادہ اوڑھے
ہوئے ہیں؟ وہ لوگوں کا مال ناجائز طریقوں سے ہڑپ کرتے ہیں ان کا عقیدہ
فاسد اور غلط ہے مگر لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں توبہ کرتے ہیں' آپ ان
کے متعلق کیا کہیں گے؟ دراصل جو جماعت بھی بھلائی اور نیکی کی طرف بلائے گی
لوگ اس کی آواز پر متوجہ ہوں گے، اس کی بات تسلیم کریں گے اور اس کی پیروی
کریں گے۔

ہم یہ دیکھیں گے کہ دعوت دینے والا کیا چیز پیش کر رہا ہے؟ غور کریں کہ تبلیغی
جماعت والے کس چیز کی طرف بلا رہے ہیں؟ اگر وہ کتاب اللہ اور سنت رسول
اللہ ﷺ کے طریقہ اور تعصب سے ہٹ کر سلف صالحین کے عقیدہ کی دعوت دے

رہے ہیں تو ہم ان کا ساتھ دیں گے چاہے وہ کون ہوں۔ تبلیغی جماعت اس منہج اور اس
طریقہ پر نہیں ہے۔ تبلیغی جماعت والے جہاں جاتے ہیں وہاں کا رنگ اپنانے کی
کوشش کرتے ہیں اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہیں۔

[الفتاویٰ الاماراتیہ للألبانی، ۳۰/۷/ص ۳۸]

فضیلۃ الشیخ عبدالرزاق عفیفی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

شیخ موصوف سے تبلیغی جماعت کے ساتھ نکلنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں
نے فرمایا:
"صحیح بات یہ ہے کہ یہ بدعتی لوگ ہیں جو سیدھے رستہ سے ہٹے ہوئے ہیں یہ
صوفیا کے سلسلوں قادری نقشبندی وغیرہ کے پیچھے چلنے والے ہیں۔ ان کا نکلنا اللہ کے
رستے اور اس کی خوشنودی کے لیے نہیں بلکہ یہ لوگ راہ الیاس میں نکلتے ہیں جو ان کا
امیر ہے۔ اللہ کے رستہ میں نکلنے کا مطلب جہاد فی سبیل اللہ ہے جس سے تبلیغی دور
بھاگتے ہیں۔ میں بڑی دیر سے تبلیغیوں کو جانتا ہوں یہ بدعتی لوگ ہیں۔ یہ جہاں بھی
ہوں مثلاً مصر، اسرائیل، امریکا، سعودیہ سب کے سب اپنے شیخ محمد الیاس سے جڑے
ہوئے ہیں۔ [فتاوی ورسائل شیخ عبدالرزاق العفیفی: ۱/۱۷۴]

صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ کا موقف

سوال: آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو سعودی عرب سے تبلیغی
جماعت کے ساتھ دوسرے ملکوں کا سفر کرتا ہے اور اس کے پاس علم نہیں ہے، جماعت

کے بقیہ ساتھی بھی علما نہیں ہیں لوگ ان سے سوال پوچھتے ہیں اور وہ تبلیغی مشن کے مطابق جواب دیتے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ تبلیغ کے لیے علم بنیادی شرط نہیں ہے۔ کیا ایسے شخص کو دین کا علم حاصل کرنا ضروری نہیں ہے؟ خصوصاً جب وہ مشرقی ایشیا کے ممالک کا سفر کرتا ہے تو وہاں لوگ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت توحید کے متعلق مختلف قسم کے اعتراض اٹھاتے ہیں میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب دے کر تمام لوگوں کے لیے نصیحت اور فائدہ کا سامان کریں اور یہ بھی بتائیں کہ کیا علم الہام سے حاصل ہو سکتا ہے؟

جواب: سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ کے رستہ میں نکلنے کا مطلب یہ نہیں جو تبلیغی جماعت والے مراد لیتے ہیں۔ اس کا مطلب تو جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ تبلیغی جماعت نے دعوت دین اور تبلیغ کے لیے جو انداز اپنایا ہے یہ بدعت ہے۔ نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس طرح متعین دن لگانا کہیں بھی ثابت نہیں ہے بلکہ جو آدمی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ حسبِ استطاعت اس فریضہ کو سرانجام دے، یہ تین دن، دس دن، چالیس دن اور اس سے کم یا زیادہ کا طریقہ اختیار نہ کرے۔ اسی طرح جس شخص کے پاس دینی علم نہیں ہے وہ جاہل ہے وہ لوگوں کو کیسے تبلیغ کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے بغیر دلیل اور بغیر علم کے تبلیغ کرنے اور دعوت دینے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ﴾

[۱۲/یوسف:۱۰۸]

"(اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے یہ میرا رستہ ہے میں اللہ تعالیٰ کی طرف

پوری بصیرت (علم اور دلیل) کی بنا پر دعوت دیتا ہوں۔"

یعنی میں بغیر علم کے دعوت نہیں دیتا۔ انسان جس بات کی دعوت دے رہا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کا مکمل علم رکھتا ہو کہ وہ واجب ہے، مستحب ہے، حرام ہے، مکروہ ہے یا مباح ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہو کہ شرک کیا ہے؟ معصیت (نافرمانی) کسے کہتے ہیں، کفر، فسق و فجور اور مالک کائنات کی حکم عدولی کیا ہے؟، برائی کے درجات کتنے ہیں اور ان کی کیفیت کیا ہے؟ بعض طالب علم حصول علم کو چھوڑ کر تبلیغ کے لیے نکل کھڑے ہوتے ہیں یہ عمل باطل اور افسوس ناک ہے۔ تبلیغی جماعت کے ساتھ نکلنے والوں کی طرف سے دعویٰ بھی کیا جاتا ہے کہ اس رستے میں علم کا حصول الہام کے ذریعے حاصل ہوتا ہے لہٰذا علم حاصل کرنے کے لیے استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنے کی ضرورت نہیں یہ سراسر جھوٹ اور فراڈ ہے۔ یہ گمراہ صوفیوں کی خرافات اور باطل نظریات ہیں جن کی قطعاً کوئی حقیقت نہیں ہے۔

[ثلاث محاضرات فی العلم والدعوۃ للفوزان]

ایک اور سوال کے جواب میں شیخ الفوزان حفظہ اللہ نے فرمایا اور یہ جواب ایک تبلیغی بھائی کے خط کا ہے۔

"ہمارے ملک (سعودیہ) کو الحمد للہ اس بات کی حاجت اور ضرورت نہیں ہے کہ ہم دوسرے ملکوں سے دین اور منہج درآمد کریں اس ملک کے باسیوں پر ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقیدہ توحید و رسالت کی جو دولت ان کو نصیب فرمائی ہے اسے مضبوطی سے پکڑ لیں اور جو کچھ باہر سے آ رہا ہے اسے چھوڑ دیں۔ تبلیغی جماعت کی دعوت کتاب و سنت کی دعوت نہیں ہے۔ اس جماعت کے بارے میں بہت کچھ لکھا اور

بیان کیا جا چکا ہے کہ ان میں عقیدہ وعمل کی بے شمار بدعتیں اور خرابیاں ہیں۔ یہ باتیں ان لوگوں نے بتائیں ہیں جو ان کے ساتھ نکلے، طویل عرصہ ان کے ساتھ رہے اور ان کی حقیقت کو پہچانا، انہوں نے واضح کیا کہ ان کا طریقہ اور منہج رسول اللہ ﷺ کے طریقہ اور منہج کے خلاف ہے، یہ گمراہ اور بدعتی صوفیوں کی جماعت ہے لہٰذا ان سے بچنا ضروری ہے۔ خصوصاً سعودی عرب کے عوام کو تو ان سے دور رہنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہاں دعوت سلفیہ (کتاب وسنت) کو زندہ کیا ہے۔ یہ دعوت اپنے منہج، طریقہ، اہداف میں اسلام کے عین مطابق ہے۔ یہاں اللہ کے فضل وکرم سے بے شمار کتابیں طبع ہوتی ہیں علما کی طرف سے عوام الناس کے نام علمی خطوط اور مقالات شائع ہوتے ہیں اور ان کو مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں کے رہنے والوں کو حق بات سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دی ہے، ہر وہ دعوت صحیح دعوت ہے جس کا منہج، اصول وقواعد، اور طریقہ کار محمد ﷺ کی دعوت سے لیا جائے۔ ایسی دعوت ہی لوگوں کے عقیدہ کی اصلاح کا سبب بنے گی اور ہر ایسی دعوت جو اس کے علاوہ ہے اور اس میں صرف اخلاق سنوارنے اور چند اعمال صالح کرنے پر تو زور دیا جائے مگر عقیدہ کی اصلاح جو ہر عمل صالح کی قبولیت کی بنیاد ہے پر زور نہ دیا جائے، شرک اور اس کے خطرات سے آگاہ نہ کیا جائے، صرف نوافل، عبادات، اذکار اور فروعی اعمال پر زور دیا جائے تو ایسی دعوت بے فائدہ ہے اور اس سے بڑھ کر افسوس کی بات تو یہ ہے اگر وہ دعوت بدعتی اعمال پر قائم ہے جیسا کہ محدود دنوں تک نکلنا، علم وشعور سے خالی ہونا، عقیدہ صحیحہ سے دور ہونا، اور ایسے علم سے خالی ہونا جو عقیدہ، عبادات اور معاملات میں اصلاح کا سبب ہے، جس کے ذریعے دین کی مخالف چیزوں کا پتہ چلتا ہے تو وہ وبال

جان ہے۔ ان تمام چیزوں کو نظر انداز کر کے صرف بعض اعمال اور اذکار کی دعوت دینا دراصل ناقص تبلیغ ہے۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ایسی جماعت کے ساتھ نکلے یا ان کا تعاون کرے، یہ کام نہ ہی تو دین کے لیے فائدہ مند ہے اور نہ ہی عقیدہ کے لیے۔ دین علم نافع (کتاب وسنت) اور پھر اس علم کی روشنی میں عمل کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ [٦١/ الصف:٩]

''وہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک اس کو ناپسند ہی کریں۔''

اس آیت کریمہ میں ''الھدیٰ'' سے مراد علم نافع جبکہ ''دین الحق'' سے مراد عمل صالح ہے۔ عمل کی اصلاح علم کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ میری بات کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر وہ دعوت جو علم نافع اور عمل صالح پر قائم نہیں ہوگی وہ یا تو ناقص ہے یا باطل دعوت ہے اس کا نام جو بھی رکھ لیا جائے وہ بے فائدہ ہے کیونکہ ہمارے دین میں ناموں کا نہیں بلکہ حقائق کا اعتبار ہے۔ کسی جماعت کی کثرت تعداد اور شہرت اس کے صحیح یا غلط ہونے کا معیار نہیں بلکہ معیار حق تو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نبی ﷺ کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِیْلًا﴾

[٤/ النساء:٥٩]

"اگر تم کسی چیز میں جھگڑا کرو تو اسے اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹاؤ اگر تم اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہو، یہی بہتر اور تاویل کے لحاظ سے اچھا ہے۔"

قرآن وسنت کی طرف رجوع اختلاف کو ختم کرنے کا سبب ہے اسی معیار پر لوگ اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ کتاب وسنت کو چھوڑ دینے کی صورت میں اختلافات اور جھگڑے جنم لیتے ہیں جیسا کہ ہم خود مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں حق بات پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے دلوں کو ٹیڑھا ہونے اور صحیح رستہ سے ہٹ جانے سے بچائے۔

لاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وصل الله على نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين، والحمدلله رب العالمين.

صالح الفوزان

1417/5/13ھ

معروف حنفی عالم دین فضیلۃ الشیخ عبدالقادر الأرناؤوط کا موقف

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين وبعد:

"میں اللہ تعالیٰ جو کہ العالی القدیر ہے کا فقیر بندہ (عبدالقادر الأرناؤوط) عرض کر رہا ہوں کہ مجھ سے بعض طالب علموں نے تبلیغی جماعت کے متعلق پوچھا ہے جس کی بنیاد ہندوستان میں رکھی گئی ہے اور اس کے بانی محمد الیاس بن محمد اسماعیل کاندھلوی ہیں جو کہ 1363ھ میں فوت ہو چکے ہیں۔ یہ تبلیغی جماعت کے پہلے امیر ہیں۔ انہوں نے قرآن مجید حفظ کیا، کتب ستہ (کتب حدیث) دیوبندی طریقہ کے مطابق پڑھیں اور صوفیوں کے طریقہ کے مطابق بیعت بھی کی پھر انہوں نے لوگوں کو اخلاق اسلامیہ کی طرف دعوت دی۔ جب یہ فوت ہو گئے تو ان کے بیٹے محمد یوسف کاندھلوی تبلیغی جماعت کے امیر بنے، انہوں نے (حیاۃ الصحابۃ) کے نام سے کتاب بھی لکھی۔ ان کے بعد شیخ انعام الحسن امیر بنے۔ ان کے تحت ہر شہر کے اندر ایک امیر ہے۔ یہ لوگ مختلف سلسلوں سے جڑے ہوئے ہیں جیسا کہ نقشبندی، قادری وغیرہ اس جماعت کا ہدف لوگوں کے اخلاق اور ان کے نفس کی اصلاح ہے مگر یہ جماعت عقیدہ توحید کو کوئی اہمیت نہیں دیتی ہے حالانکہ عقیدہ توحید دعوت الی اللہ کی بنیاد اور اساس ہے۔ اس کے بغیر یہ عمل بے کار اور بے فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ [٤٧/ محمد:١٩]

"اور جان لو کہ بے شک اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے توحید اور اصلاح عقیدہ کی دعوت دی۔

تبلیغی جماعت والوں کو جہاد، نفس کے ساتھ جہاد کرنا، زبان کے ساتھ دعوت دینا اور تبلیغ کے لیے نکلنا ہے۔ ان کا منہج قرآن کریم کی چند سورتوں کی تلاوت، ریاض الصالحین اور حیاۃ الصحابۃ وغیرہ کو پڑھنا، فضائل اعمال بیان کرنا ہے۔ ان کے اصول یا صفات چھ ہیں۔

(۱) کلمہ لا الہ الا اللہ، دل سے فاسد یقین نکالنا اور صحیح یقین داخل کرنا کہ رازق، اور مدبر اللہ ہے اور یہ صوفیوں کی تفسیر ہے۔ (۲) نماز مع خشوع وخضوع (۳) علم مع ذکر (۴) اکرام مسلم (۵) تصحیح نیت (۶) دعوت الی اللہ اور تبلیغ کے لیے نکلنا

اگر ہم ان باتوں پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ تبلیغ کے لیے فقط یہ چھ نمبر کافی نہیں ہیں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ لوگوں کو توحید اور عقیدہ کی اصلاح کا درس دے اور توحید کی نصرت کرے کیونکہ اکثر اسلامی ممالک میں شرک کے اندھیرے موجود ہیں، لوگ قبروں کی پوجا کرتے ہیں، کئی مقامات کو مقدس سمجھ کر سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ دعائیں کرتے ہیں ایسے افراد کو تنبیہ کرنا مبلغین اور تبلیغ کرنے والے پر فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾

[۱۲/ یوسف:۱۰۸]

"(اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے میں اللہ تعالیٰ کی طرف پوری بصیرت

کے ساتھ دعوت دیتا ہوں۔ میں بھی اور میرے پیروکار بھی۔ اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔"

رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں جب دعوت وتبلیغ کا آغاز کیا تو تیرہ سال تک عقیدہ توحید اور اس کی اصلاح پر زور دیا اس لیے ہر تبلیغ کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ سلف صالحین کے طریقہ کو سامنے رکھتے ہوئے لوگوں کو کتاب وسنت کی طرف بلائے۔ آج کل بہت سی جماعتیں زبان سے کتاب وسنت کا نام تو ضرور لیتی ہیں مگر ان کا منہج اور ان کے اصول وقواعد نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہج کے خلاف ہیں۔

تبلیغی جماعت درحقیقت نقشبندی اور قادری سلسلہ سے تعلق رکھتی ہے ان کی تعلیمات میں کچھ باتیں عقیدہ صحیحہ کے مطابق ہیں تو کچھ مخالف، کہیں سنت کی دعوت ہے تو کہیں بدعت کی ترغیب، کہیں کتاب وسنت کی تعلیمات ہیں تو کہیں انسانوں کی وضع کردہ شریعت کا درس، یہ لوگ جہاد کی تشریح جہاد بالنفس سے کرتے ہیں، یہ حضرات تبلیغ کی تفسیر اپنے ساتھ نکلنے اور بعض دفعہ سیر وسیاحت سے کرتے ہیں۔ عقیدہ کے متعلق قطعاً کوئی بات نہیں کرتے جو کہ اسلامی تعلیمات کی بنیاد ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ کتاب وسنت کی طرف رجوع کریں اور یہ اس منہج پر چلنے سے ہی ممکن ہے جو کتاب وسنت سے اخذ کیا گیا ہو۔ یہ رجوع تب ہی ممکن ہے کہ اس چیز سے دعوت کا آغاز کیا جائے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اصلاح عقیدہ کا درس ہی ہے اور اسی طرح شرک، بدعت نافرمانی اور گناہوں سے دور رہنے کا سبق ہے۔ حق بات کی تبلیغ اس بات سے ممکن ہے کہ عقیدہ توحید کو عبادت، اخلاق اور معاملات کی بنیاد بنایا جائے اور بتوں، مزاروں، قبروں اور

آستانوں کی تعظیم، تقدیس اور عبادت سے توبہ کی جائے اور ہر اس چیز سے کنارہ کشی کی جائے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رکاوٹ کا باعث ہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ﴾ [٤٧/ محمد:١٩]

''جان لیجئے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔''

تبلیغی جماعت والے یورپ، افریقہ، امریکا، اور عربی ممالک کی طرف سفر کرتے ہیں لوگوں کو اخلاق کی دعوت دیتے ہیں مگر عقیدہ جو کہ محمد ﷺ کی شریعت کی بنیاد ہے پر کوئی توجہ نہیں دیتے یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ انہیں چاہیے کہ ان تمام ممالک میں عقیدہ توحید کا درس دیں۔ وہ عقیدہ کی کتابیں پڑھیں اور لوگوں کو سنائیں اور پڑھائیں مثلاً (۱) لمعة الاعتقاد الهادی الی سبیل الرشاد للمقدسی

(۲) عقیدہ اهل السنة والجماعة للطحاوی، شارح ابن العز۔

تبلیغی جماعت والوں کی ایک غلطی یہ بھی ہے کہ وہ بغیر علم کے لوگوں کو دعوت دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لوگ بدعات اور خرافات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ لوگ اپنے امیر کی اطاعت کو اپنے اوپر واجب سمجھتے ہیں چاہے اس کا حکم قرآن وحدیث کے خلاف ہی کیوں نہ ہو لہٰذا تبلیغی جماعت والوں کو ان غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہیے اور لوگوں کو اس دعوت کی طرف بلانا چاہیے جو محمد ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کی دعوت تھی۔

اس تمام صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ نکلنا دراصل ان کے طریقہ اور پروگرام کو تقویت پہنچانا ہے۔ اگر کوئی صاحب علم ان کے ساتھ نکلے جو ان کی اصلاح اور تربیت کر سکے اور انہیں صراط مستقیم کی دعوت دے

سکے تو بہتر ہے ورنہ ان کے ساتھ نہ نکلا جائے اگر یہ لوگ صحیح بات کو قبول کریں تو ان کا ہمسفر بن جائے ورنہ ان کے ساتھ جانے سے باز رہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں عقیدہ توحید کی نعمت سے مالا مال کرے، ہمیں اسلام پر فوت کرے اور قیامت کے دن انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین کی صف میں شامل کرے وہ ہر چیز پر قادر ہے اور دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لِله رب العالمين و صلى الله على نبينا محمد و على آله و صحبه أجمعين.

خادم السنة النبوية

عبدالقادر الأرناؤوط

دمشق 1417/1/8ھ

الشیخ سعد الحصین کا موقف

یہ خط فضیلۃ الشیخ سعد الحصین مشیر سعودی قونصلیٹ اردن کی طرف سے قطر کے ایک تبلیغی بھائی کے سوال کے جواب میں لکھا جا رہا ہے۔ اس سوال میں اس نے تبلیغی جماعت کے متعلق پوچھا ہے۔

الحمد لله والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء.

أما بعد.

1 سب سے پہلے یہ جان لیجئے کہ دعوت الی اللہ عبادت ہے اور عبادت وہی ہو سکتی ہے جسے اللہ کی کتاب اور سنت رسول اللہ ﷺ میں مشروع قرار دیا گیا ہو۔

2 تبلیغی جماعت کے ساتھ میں نے اپنی زندگی کے آٹھ سال گزارے ہیں اور مجھے یہی بات سمجھ آئی ہے کہ ان کی دعوت اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق نہیں ہے۔

ان کی ترتیب تین دن، چالیس دن، چار ماہ اور اسی طرح کسی ایک بستی یا علاقہ کی حد بندی کر دینا (کہ اس سے آگے پیچھے نہ ہوا جائے) قرآن وسنت سے ثابت نہیں ہے۔ اسی طرح ایک خاص موضوع پر ہی گفتگو مثلاً صبح کی نماز کے بعد چھ نمبر، نماز کے بعد قرآن مجید کی آخری دس سورتوں کی تلاوت، ظہر کے بعد جماعت کی تعریف و اہداف، عصر کے بعد گشت، مغرب کے بعد چھ نکات کی تفصیل اور عشاء کے بعد ''حیاۃ الصحابہ'' کتاب کی تعلیم، گشت میں متکلم کے خاص الفاظ، تبلیغ کے لیے ناموں کا اعلان اور اندراج اور اس طرح کے دیگر افعال نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہیں اور نہ ہی سلف صالحین نے یہ اسلوب اپنایا۔ اور سب سے افسوس ناک بات یہ ہے کہ تبلیغی جماعت تمام رسولوں کے دعوتی منہج اور طریقہ کی مخالفت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ﴾ [۱۶/ النحل:۳۶]

''اور یقیناً ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا (جو لوگوں کو یہ کہتا تھا) کہ تم فقط اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرو اور طاغوت سے بچ جاؤ۔''

اور فرمایا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا نُوْحِيْ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ [۲۱/ الانبیآء:۲۵]

''اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا اس کی طرف ہم نے یہ وحی کی کہ میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں لہٰذا تم میری ہی عبادت کرو۔''

ان آیات سے پتہ چلتا ہے لوگوں کو سب سے پہلے توحید الوہیت کی دعوت دی جائے یعنی انہیں یہ بات باور کرائی جائے کہ وہ سب سے پہلے اس بات کا اقرار کریں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ہر رسول نے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، آداب فضائل اور اخلاق سے پہلے توحید کی دعوت دی۔ تبلیغی جماعت اور اس طرح کی دوسری جماعتیں توحید کو سب سے پہلے بیان نہیں کرتی ہیں اور نہ ہی اسے ہر چیز سے قبل بیان کرنے کی ضرورت محسوس کرتی ہیں بلکہ ان کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ وہ لا الہ الا اللہ کے صحیح معانی بھی بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے وہ کہتے ہیں اس کا مطلب یقین فاسد کو دل سے نکالنا اور یقین صحیح دل میں داخل کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق، رازق، مارنے والا، زندہ کرنے والا ہے۔ ہم کہتے ہیں اگر لا الہ الا اللہ کے یہ معانی ہیں تو پھر مشرکین سے جھگڑا کیا تھا وہ تو اس بات کے قائل تھے، پھر مشرکین مکہ نے اس کلمہ کو رد کیوں کیا؟ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ﴾ [۴۳/ الزخرف:۹]

''اور (اے نبی ﷺ) اگر آپ ان (مشرکین) سے پوچھیں کہ زمین وآسمان کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور کہیں گے کہ انہیں زبردست اور

خوب علم رکھنے والے (اللہ) نے پیدا کیا۔"

3 اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اور تمام رسولوں کے بیان کردہ منہج سے دور ہونے کی بنا پر تبلیغی جماعت میں یہ خامی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو تو برائی سے منع نہیں کرتے اور دور دراز علاقوں میں تبلیغ کے لیے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ ہندوستان سے تبلیغی جماعت کی ابتدا ہوئی وہاں ان کے پڑوس میں نظام الدین اولیا کا مزار ہے، دہلی شہر کے اندر شرک کا یہ بہت بڑا مرکز موجود ہے مگر یہ لوگ وہاں جا کر لوگوں کو نہیں سمجھاتے یہ کیسے سمجھائیں گے کیونکہ تبلیغی جماعت کے مشائخ اور رہنما اصلاح عقیدہ کو اہمیت ہی نہیں دیتے۔ ان کے بیانات تصوف، عقیدہ کی خرابی، جھوٹے قصوں اور خرافات پر مبنی ہوتے ہیں جن کی کتاب وسنت میں کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ ان لوگوں کو دہلی کی مرکزی تبلیغی مسجد کے قریب یہ شرک کا اڈہ تبلیغ کا محتاج نظر نہیں آتا۔ کیا پاکستان والے تبلیغیوں کو رائے ونڈ مرکز کے قریب دربار اور شرک کا گڑھ نظر نہیں آتا اور سوڈان میں ان کی مرکزی مسجد کے قریب شرک کا گڑھ تبلیغ کے لیے موزوں نہیں لگتا؟۔

4 درحقیقت تبلیغی جماعت بھی ایک فرقہ ہے جو اصل مسلمان جماعت سے الگ ہو چکا ہے وہ جماعت جس کا منہج کتاب وسنت کے خلاف ہے کیونکہ انہوں نے اپنا نام الگ رکھا، اپنا امیر الگ بنایا، اپنا منہج اور طریقہ الگ سے منتخب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ﴾ [٣٠/ الروم:٣٢]

"ہر گروہ، جو کچھ اس کے پاس ہے، اس پر خوش ہے۔"

اور فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ

شَيْءٍ﴾ [٦/ الانعام:١٥٩]

"وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور وہ گروہوں میں بٹ گئے۔ آپ کا ان سے کوئی بھی واسطہ نہیں۔"

5 بعض لوگ کہتے ہیں تبلیغی جماعت والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور آئے روز اس میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے تو ہم کہنا چاہیں گے کثرت یا قلت تعداد معیار حق نہیں۔ اگر ہم قرآن مجید کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا کہ لوگوں کی کثرت غالباً گمراہی اور ضلالت کی طرف مائل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

[٦/ الانعام:١١٦]

"اور اگر آپ زمین میں اکثر لوگوں کی اطاعت شروع کر دیں تو وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے رستہ سے گمراہ کر دیں گے۔"

اور فرمایا:

﴿وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ﴾ [٣٤/ سبا:١٣]

"اور میرے بندوں میں سے تھوڑے ہی شکر گزار ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ﴾

[١٢/ یوسف:١٠٦]

"اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لائے مگر وہ مشرک ہی ہیں۔"

لہٰذا تعداد کو دلیل بنانا تو کسی بھی صورت میں صحیح نہیں ہے، قیامت کے دن

بعض نبی اور رسول ایسے بھی ہوں گے کہ ان کے ساتھ ایک یا دو آدمی ہوں گے کوئی ایسے بھی ہوں گے جن کے ساتھ ایک بھی امتی نہیں ہوگا۔

اولوالعزم یعنی برگزیدہ اور بڑے بڑے رسولوں میں سب سے پہلے آنے والے نوح علیہ السلام ہیں جنہوں نے ساڑھے نوسو 950 سال تبلیغ کی مگر پھر بھی چند لوگ ایمان لائے جو ایک ہی کشتی میں سوار ہوئے۔

6 کسی جماعت کا دعوت کے میدان میں بہت فعال ہونا اور لوگوں کا اس کے ساتھ ملتے جانا بھی اس کے سچا ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ گمراہ اور بدعتی لوگ ہمیشہ اہل حق سے زیادہ چست اور فعال ہوتے ہیں کیونکہ نفس امارہ برائی کا حکم دیتا ہے اور وہ برائی اور غلط بات کو صحیح اور خوبصورت کر کے پیش کرتے ہیں لہٰذا انہیں چست اور فعال ہونا پڑتا ہے۔ وہ باطل کو مزین کر کے اور جھوٹ کو سچ بنا کر پیش کرتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت تہتر 73 فرقوں میں بٹ جائے گی تمام کے تمام جہنم میں جائیں گے مگر ایک ہی جنت میں جائے گا یہ وہ گروہ ہے جو حق پر قائم رہے گا۔ ان کی مخالفت کرنے والا اور ان کو ذلیل کرنے کی کوشش کرنے والا ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔'' یعنی ہر دور میں ایک جماعت حق پر قائم رہنے والی موجود رہے گی۔

7 اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ان کی وجہ سے بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑ کر راہ ہدایت اختیار کر چکے ہیں۔ لیکن ہمیں دیکھنا ہوگا کہ انہوں نے کونسی ہدایت اختیار کی۔ دیکھنا ہوگا کہ وہ راہ ہدایت ہے بھی یا نہیں ہے؟ نافرمانی کو چھوڑ کر باطل اور غلط منہج اختیار کر لینا بھی بہت بڑا جرم ہے۔ فاسد و باطل منہج اور بدعتی خرافاتی دعوت کو لوگ بہت جلد قبول کر لیتے ہیں حق بات کو قبول کرنا بہت مشکل اور قسمت

والوں کا امتیاز ہے۔ ایسا طریقہ اور ایسی دعوت جو کتاب و سنت کے اصولوں سے متصادم ہو بے فائدہ اور لاحاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ [٣٩/ الزمر:٦٥]

''اور یقیناً یہ بات آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور جو لوگ (رسول) آپ سے پہلے تھے ان کی طرف (وحی کی گئی) کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے عمل بھی ضرور برباد ہو جائیں گے۔''

تبلیغی جماعت کی چھ نمبری دعوت میں شامل ہونا اور اس مشن میں ان کا تعاون کرنا عقیدہ میں بگاڑ اور خرابی کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے اور اللہ تعالیٰ کی شریعت کے خلاف ہے کیونکہ عقیدہ کا بگاڑ اللہ تعالیٰ کبھی بھی معاف نہیں فرمائیں گے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ [٤/ النسآء:٤٨]

''یقیناً اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور جو اس کے علاوہ ہے اس کو بخش سکتا ہے جس کے لیے چاہے گا۔''

شیطان اور نفس امارہ دونوں کی زبردست کوشش ہے کہ جزیرہ عرب میں کسی بھی قیمت پر شرک کا پرآشوب بوٹا لگایا جائے اور عرب دنیا کے عقائد خراب کر دیے جائیں۔

8 بعض سعودی علما تبلیغی جماعت کا تعاون کرتے ہیں اور وہ ان کے عقائد و نظریات سے قطعاً واقف نہیں ہیں۔ ہم ایسے کسی معروف عالم کو نہیں جانتے جو ان کے ساتھ نکلا ہو اور کچھ وقت ان لوگوں کے ساتھ لگایا ہو پھر ان کے بارے میں اچھے جذبات کا اظہار کیا ہو یہ لوگ اپنے ہم فکر علما سے اپنی صفائی اور تعریف کے بیان لیتے ہیں جو ان کے عیبوں کو چھپا لیتے ہیں۔

بہت سے جید علما نے اس جماعت سے بچنے کی تلقین کی ہے مثلاً شیخ حمود التویجری، عبدالرزاق عفیفی، صالح اللحیدان، عبداللہ الغدیان، صالح الفوزان۔ طلبا کی ایک بہت بڑی تعداد ان کے ساتھ نکلتی تھی مگر علما اور اساتذہ نے ان کو منع کر دیا اور ان کے در پردہ مقاصد سے ان کو آگاہ کیا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ تبلیغی جماعت تصوف کی طرف دعوت دیتی ہے اور ان میں بدعات، خرافات اور شرک پایا جاتا ہے خصوصاً تبلیغی نصاب نامی کتاب میں ایسی چیزیں ہیں جو شرک کی حد کو پہنچ جاتی ہیں۔ میں خود ان کی تعریف کیا کرتا تھا ان کے ساتھ چلتا تھا، ان کی تائید اور نصرت کرتا تھا حتیٰ کہ مجھے ان کی خرابیوں اور عقیدہ کے فساد کا علم ہوا اور میں ان سے الگ ہو گیا۔ اللہ ہمیں اور ان لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے اور صحیح بات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعد الحصین

تبلیغی جماعت کے متعلق بعض اشکالات

یہ اشکالات اور اعتراضات فضیلۃ الشیخ احمد یحییٰ النجمی کی کتاب ''المورد العذب

الزلال'' سے نقل کیے گئے ہیں۔

پہلا اعتراض: تبلیغی جماعت کا بانی مذہب صوفیا پر پروان چڑھا اور ان سے دو دفعہ بیعت بھی کی اور اسی عقیدہ اور منہج پر رہتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گیا۔ لہٰذا وہ پکا صوفی تھا اور صوفیت کا دلدادہ تھا۔

دوسرا اعتراض: وہ قبر والوں سے تعلق رکھنے اور کشف (قبروں کے حالات جاننے) کا دعویٰ کرتا اور ان سے روحانی فیض حاصل کرنے کا قائل تھا۔

تیسرا اعتراض: وہ چشتی سلسلہ کے مطابق عبدالقدوس گنگوہی کی قبر کے پاس مراقبہ کرتا تھا اور گنگوہی وحدۃ الوجود نظریہ کا حامل تھا۔

چوتھا اعتراض: چشتی سلسلہ کا مراقبہ یہ ہے کہ ہر ہفتے میں آدھا گھنٹہ سر ڈھانپ کر قبر کے پاس بیٹھا جائے اور یہ ذکر کیا جائے ''اللہ حاضری اللہ ناظری''، ہم کہتے ہیں اگر یہ عمل اللہ تعالیٰ کے لیے ہے تو بدعت ہے اور اگر صاحب قبر کے لیے ہے تو شرک ہے۔ جب وہ قبر کے پاس اس خشوع اور خضوع سے بیٹھتا تھا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ یہ سب کچھ صاحب قبر کے لیے ہی کرتا تھا۔

پانچواں اعتراض: تبلیغی جماعت کا بانی گمراہ صوفیوں کے چاروں سلسلوں کا قائل اور ان کے ذریعے سلوک کی منزلیں طے کرنے کا قائل تھا اور یہ چاروں سلسلے چشتی، نقشبندی، سہروردی اور قادری ہیں۔

چھٹا اعتراض: تبلیغی جماعت کا بانی وحدۃ الوجود کا عقیدہ رکھنے والے کی قبر کے پاس بیٹھتا تھا تو غالب گمان یہی ہے کہ وہ خود بھی وحدۃ الوجود کا قائل تھا۔ اگر وہ خود وحدۃ الوجود کا قائل نہ ہوتا تو اس کی قبر کے پاس مراقبہ کیوں کرتا؟

(نوٹ: وحدۃ الوجود کا مطلب خالق اور مخلوق کو ایک ہی وجود میں تصور کرنا ہے نعوذ باللہ من ذلک)

ساتواں اعتراض: تبلیغی جماعت کا بانی صوفی اور قبر پرست تھا۔

آٹھواں اعتراض: تبلیغی جماعت جس جگہ اور جس مقام سے وجود میں آئی وہاں کی مسجد میں چار قبریں ہیں جبکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مخلوق میں سب سے بدترین وہ لوگ ہیں جو قبروں کو مسجد بناتے ہیں۔ خبردار تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔

نواں اعتراض: تبلیغی جماعت کا بانی قبروں کے کشف کے علم کا دعویٰ کرتا تھا ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ کی تفسیر اس نے کشف سے کی ہے جبکہ قرآن مجید کی تفسیر کشف کے ساتھ کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔

دسواں اعتراض: تبلیغی جماعت والے صوفیوں کے خود ساختہ کلمات کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور یہ ذکر کلمہ کی تفریق کے ذریعے کیا جاتا ہے یعنی بعض دفعہ وہ فقط (لا الہ) کا ذکر کرتے ہیں اور بعض دفعہ (الا اللہ) کا ورد کرتے ہیں۔

گیارھواں اعتراض: لا الہ کہنا اور آگے الا اللہ نہ کہنا کفر ہے جس نے 500 مرتبہ لا الہ کہا یعنی نفی کو پڑھا مگر اثبات الا اللہ نہ پڑھا تو وہ درحقیقت 500 مرتبہ کافر ہو گیا۔

بارھواں اعتراض: لا الہ اور الا اللہ کا پانچ پانچ سو مرتبہ الگ الگ ذکر کرنا بدعت اور کلمہ کفر ہے۔ یہ ذکر بدعتی، جاہل اور خرافاتی صوفیوں کی ایجاد ہے ایسا کرنے والا گمراہ اور کفر کا مرتکب ہے۔

تیرھواں اعتراض: بعض تبلیغی بدعات اور شرکیات پر مبنی ذکر کے حلقے قائم کرتے ہیں۔

چودھواں اعتراض: یہ ایسی تختیوں اور حرز کو اپنے پاس رکھنا جائز سمجھتے ہیں جن پر شیطانی کلمات لکھے ہوتے ہیں۔

پندھرواں اعتراض: ان کا عقیدہ کہ نبی ﷺ اور اولیا اپنی قبروں میں اسی طرح زندہ ہیں جس طرح دنیا میں زندہ تھے۔

سولھواں اعتراض: یہ توحید الوہیت سے جرم کی حد تک غفلت برتتے ہیں۔ ان کے دل میں اس توحید اور عقیدہ کی قطعاً کوئی اہمیت نہیں ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

سترھواں اعتراض: توحید اور عقیدہ کے معاملہ میں یہ اشعری اور ماتریدی ہیں۔

اٹھارواں اعتراض: یہ توحید ربوبیت تو بیان کرتے ہیں مگر توحید الوہیت کا ذکر بھی نہیں کرتے حالانکہ فقط توحید ربوبیت کے اقرار سے انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔

انیسواں اعتراض: یہ توحید کی طرف بلانے والے داعیوں، علما اور مبلغین سے سخت عداوت رکھتے ہیں اور انہیں وہابی کا نام دیتے ہیں مثلاً ابن تیمیہ، ابن قیم، محمد بن عبدالوہاب وغیرہ۔ یہ رویہ ان کے خبث باطن پر دلالت کرتا ہے۔

بیسواں اعتراض: یہ طاغوت کا انکار کرنے کی بات نہیں کرتے اور نہ ہی اس کا ذکر پسند کرتے ہیں بلکہ اس موضوع پر اگر کوئی گفتگو کرے یا بات کرے تو یہ لوگ شدید غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔

اکیسواں اعتراض: یہ لوگوں کو نیکی کا حکم (محدود) انداز میں کرتے ہیں مگر برائی سے قطعاً نہیں روکتے بلکہ یہ برائی کو بالنص بیان کرنے اور اس کے خطرات کو آشکار کرنے والے علما کو یہ کہہ کر روکتے ہیں کہ یہ مصلحت کے خلاف ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے برائی سے نہ روکنے پر بنی اسرائیل کی شدید مذمت کی اور ان پر لعنت بھیجی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ○ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾

[٥/ المآئدۃ:٧٨-٧٩]

''بنی اسرائیل کے ان لوگوں پر لعنت کی گئی جنہوں نے کفر کیا، داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی، یہ اس لیے تھا کہ جو انہوں نے نافرمانی کی اور وہ زیادتی کرنے والے تھے وہ لوگوں کو برائی سے نہیں روکتے تھے جو انہوں نے کی یقیناً بہت ہی برا ہے جو وہ کرتے تھے۔''

سوچنے کی بات ہے کہ تبلیغی جماعت والے تبلیغ کی حکمت کو زیادہ جانتے ہیں یا اللہ تعالیٰ؟

بائیسواں اعتراض: تبلیغی جماعت کے بانی کا قول ہے کہ ''لا الہ الا اللہ'' کا مقصد فاسد یقین کو دل سے نکالنا اور یقین صحیح کو داخل کرنا ہے'' اگر ہم باریک بینی سے جائزہ لیں تو یہ عقیدہ وحدۃ الوجود پر ایمان رکھنے کی ترغیب ہے۔

یقین فاسد سے ان کی مراد، ہر مسلمان کا وہ عقیدہ ہے کہ جس چیز کو وہ محسوس کر سکتا ہے یعنی دیکھ سکتا ہے، چھو سکتا ہے، سن سکتا ہے وغیرہ وہ مخلوق ہے مگر اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید جو کہ اس کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ خالق ہے اور اپنی مخلوق پر بلند ہے اور عرش پر مستوی ہے۔ یہ عقیدہ تبلیغیوں کے ہاں فاسد اور باطل ہے۔ صحیح یقین اور ایمان یہ ہے کہ وہ عرش پر نہیں۔ ہم جو بھی مخلوقات دیکھ رہے ہیں ان میں رب تعالیٰ

موجود ہے۔ اسی لیے وہ لا الہ الا اللہ کی تفسیر لا موجود الا اللہ سے کرتے ہیں کہ جو کچھ ہے وہ اللہ کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے یعنی ہر چیز میں عین اللہ ہے (نعوذ باللہ)۔

تیئسواں اعتراض: خوابوں، کرامتوں، قصے کہانیوں، خرافاتوں اور جھوٹے واقعات پر یقین کرنا تبلیغی جماعت والوں کا طریقہ ہے۔ ان کے کئی پروگراموں میں میں نے یہ بات سنی کہ فلاں آدمی گھر والوں سے الگ ایک دور مقام میں چلا گیا، وہ چار مہینے ادھر ٹھہرا رہا، جب واپس آیا تو گھر والے پہلے سے بہتر حال میں تھے۔ اس نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہماری خدمت ایک بڑھیا کرتی رہی۔ یہ دلیل دے کر وہ کہتے ہیں کہ ان کا چار مہینے لگانا اللہ کی مرضی کے مطابق ہے وغیرہ وغیرہ۔

چوبیسواں اعتراض: ان کے بانی نے تو اپنے آپ کو شریعت ساز بنا دیا چھ 6 نمبر بنائے، تین، دس اور چالیس دن کی ترتیب بنائی، چار مہینے اور سال وغیرہ کا ٹائم تبلیغ کے لیے مقرر کیا یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ جب اس کے پیروکار اسی دائرہ بندی میں رہتے ہیں اس میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں کرتے تو حقیقت میں وہ اسے شریعت سازی کا حق دے رہے ہیں کیونکہ اس نے جو لائن کھینچی وہ اس سے آگے جانے یا پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں ہیں حالانکہ تبلیغ کے لیے دیگر کئی ضروری اشیاء قابل بیان ہیں جن کا ذکر بھی ان لوگوں کو پسند نہیں ہے۔

☆ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں نے اس جماعت کے بارے میں جو باتیں بیان کی ہیں وہ نصیحت پکڑنے اور مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں۔ میں نے اہل علم کا کلام اور ان کی عبارتوں سے بعض اقتباسات نقل کیے ہیں جو حق اور باطل کی تمیز کرنے کے لیے کافی ہیں۔ جس شخص کے سر پر نفسانی خواہشات اور تعصب کا بھوت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾

[٥/ المائدة:٧٨-٧٩]

”بنی اسرائیل کے ان لوگوں پر لعنت کی گئی جنہوں نے کفر کیا، داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی، یہ اس لیے تھا کہ جوانہوں نے نافرمانی کی اور وہ زیادتی کرنے والے تھے وہ لوگوں کو برائی سے نہیں روکتے تھے جوانہوں نے کی یقیناً بہت ہی برا ہے جو وہ کرتے تھے۔“

سوچنے کی بات ہے کہ تبلیغی جماعت والے تبلیغ کی حکمت کو زیادہ جانتے ہیں یا اللہ تعالیٰ؟

بائیسواں اعتراض: تبلیغی جماعت کے بانی کا قول ہے کہ ”لا الہ الا اللہ“ کا مقصد فاسد یقین کو دل سے نکالنا اور یقین صحیح کو داخل کرنا ہے“ اگر ہم باریک بینی سے جائزہ لیں تو یہ عقیدہ وحدۃ الوجود پر ایمان رکھنے کی ترغیب ہے۔

یقین فاسد سے ان کی مراد، ہر مسلمان کا وہ عقیدہ ہے کہ جس چیز کو وہ محسوس کر سکتا ہے یعنی دیکھ سکتا ہے، چھو سکتا ہے، سن سکتا ہے وغیرہ وہ مخلوق ہے مگر اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید جو کہ اس کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ خالق ہے اور اپنی مخلوق پر بلند ہے اور عرش پر مستوی ہے۔ یہ عقیدہ تبلیغیوں کے ہاں فاسد اور باطل ہے۔ صحیح یقین اور ایمان یہ ہے کہ وہ عرش پر نہیں۔ ہم جو بھی مخلوقات دیکھ رہے ہیں ان میں رب تعالیٰ

موجود ہے۔ اسی لیے وہ لا الہ الا اللہ کی تفسیر لا موجود الا اللہ سے کرتے ہیں کہ جو کچھ ہے وہ اللہ کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے یعنی ہر چیز میں عین اللہ ہے (نعوذ باللہ)۔

تیئسواں اعتراض: خوابوں، کرامتوں، قصے کہانیوں، خرافاتوں اور جھوٹے واقعات پر یقین کرنا تبلیغی جماعت والوں کا طریقہ ہے۔ ان کے کئی پروگراموں میں میں نے یہ بات سنی کہ فلاں آدمی گھر والوں سے الگ ایک دور مقام میں چلا گیا، وہ چار مہینے ادھر ٹھہرا رہا، جب واپس آیا تو گھر والے پہلے سے بہتر حال میں تھے۔ اس نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہماری خدمت ایک بڑھیا کرتی رہی۔ یہ دلیل دے کر وہ کہتے ہیں کہ ان کا چار مہینے لگانا اللہ کی مرضی کے مطابق ہے وغیرہ وغیرہ۔

چوبیسواں اعتراض: ان کے بانی نے تو اپنے آپ کو شریعت ساز بنا دیا چھ 6 نمبر بنائے، تین، دس اور چالیس دن کی ترتیب بنائی، چار مہینے اور سال وغیرہ کا ٹائم تبلیغ کے لیے مقرر کیا یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ جب اس کے پیروکار اسی دائرہ بندی میں رہتے ہیں اس میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں کرتے تو حقیقت میں وہ اسے شریعت سازی کا حق دے رہے ہیں کیونکہ اس نے جو لائن کھینچی وہ اس سے آگے جانے یا پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں ہیں حالانکہ تبلیغ کے لیے دیگر کئی ضروری اشیاء قابل بیان ہیں جن کا ذکر بھی ان لوگوں کو پسند نہیں ہے۔

☆ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں نے اس جماعت کے بارے میں جو باتیں بیان کی ہیں وہ نصیحت پکڑنے اور مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں۔ میں نے اہل علم کا کلام اور ان کی عبارتوں سے بعض اقتباسات نقل کیے ہیں جو حق اور باطل کی تمیز کرنے کے لیے کافی ہیں۔ جس شخص کے سر پر نفسانی خواہشات اور تعصب کا بھوت

سوار ہو اس کو سمجھانا کسی کے بس میں نہیں۔ جب معاملہ یہ ہے تو کیا کوئی عاقل انسان چہ جائیکہ وہ دین کا طالب علم ہو اپنے آپ کو اس گمراہ جماعت کی طرف منسوب کرے گا؟ اور اس کا دفاع کرے گا؟ اور کیا یہ سب کچھ جاننے کے باوجود ان کے ساتھ لوگ اپنی زندگی تباہ کریں گے جیسا کہ بعض نے ان کے ساتھ پھر پھر کر اپنی زندگی کے تمام ایام صرف کر دیے، ان کی بیعت کی اور اسی پر جمے رہے۔

☆ حق بات کی دعوت اس کی محتاج نہیں کہ بدعتی کی بیعت کی جائے جیسا کہ تبلیغی جماعت کا حال ہے۔ کتنے ہی بڑے بڑے ائمہ کرام جو کہ پہلے زمانہ میں بھی تھے اور اب بھی ہیں کہ انہوں نے لوگوں کو دعوت توحید اور صراط مستقیم کی طرف بلایا، وہ اپنی کوششوں میں کامیاب بھی ہوئے مگر انہوں نے اس طرح کسی سے بیعت نہ لی اور نہ ہی تبلیغ کے لیے یہ انداز اپنایا مثلاً:

امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، ابن تیمیہ، ابن قیم، محمد بن عبدالوھاب، ابن باز محمد بن عثیمین رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ ان سب بزرگوں کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

☆ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی سے ہر سچی یا جھوٹی بات پر ساتھ دینے اور اس کی تابعداری کرنے کا عہد و پیمان لے اور یہ کہ جس سے وہ دوستی کرے اس سے عہد کرنے والا دوستی کرے اور جس سے وہ دشمنی کرے اس سے یہ بھی دشمنی کرے وہ فرماتے ہیں ایسا کرنے والا چنگیز خاں اور ہلاکو خاں سے تعلق رکھتا ہے کہ انہوں نے جسے اپنے لیے اچھا سمجھا گہرا دوست بنا لیا اور جسے اپنے مخالف سمجھا اسے پکا دشمن قرار دیا۔ ایسے لوگوں کو فقط اللہ تعالیٰ اور اس کے

رسول ﷺ کی اطاعت کے عہد و پیمان کا ارادہ کرنا چاہیے۔

اس لیے ہم تبلیغی جماعت اور اس کے پیروکاروں کو یہ کہنا چاہیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کا عزم کریں۔ وہ وہی کریں جس کا حکم انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے دیا ہے اور اس بات سے رک جائیں جس سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے روکا ہے۔ [فتاوی ابن تیمیہ ۲۸/۱۶]

آخر میں کہنا چاہوں گا کہ ہم سب کو اس بات کا بخوبی علم ہونا چاہیے کہ جو دعوت رسول اللہ ﷺ کے منہج اور طریقہ کے خلاف ہے، اس کا نام کوئی بھی ہو، وہ کہاں سے بھی پھیلی ہو اور اس کو پھیلانے والے چاہے کوئی بھی ہوں درحقیقت وہ دشمنوں کی چال ہوگی جو دین اسلام کے ساتھ دن رات اعلان جنگ کیے ہوئے ہیں۔ بظاہر اس جماعت کا نام اسلامی تو ہوگا مگر خفیہ طور پر وہ دین کی عمارت کو زمین بوس کرنے کا سبب بن رہی ہوگی۔ یہ کہاوت مشہور ہے۔

”دین کو اپنوں کی تلوار سے ہی نقصان پہنچا اور درخت کی شاخیں کاٹنے والے کلہاڑے میں درخت کی ٹہنی کا ہی دستہ ہوتا ہے۔“

عرب ممالک میں ان جماعتوں کے ذریعے عقیدہ کا بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش صرف اور صرف اس لیے کی جا رہی ہے کہ یہ اسلام کی آخری پناہ گاہ ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ایسے عقائد و نظریات کو نکال باہر پھینکا جائے۔ اس کے خطرات کو بیان کیا جائے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اور مسلمانوں کے تمام ملکوں کو دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ فرمائے اور دشمن کی خطرناک تدبیروں اور شر سے ہمارے علاقوں کو بچائے۔ آمین

میں کتاب کے آخر میں رکن کبار علما کمیٹی وافتا کمیٹی فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب پر نظر ثانی فرمائی، اس کو تصحیح اور تقدیم کے شرف سے نوازا اور اس پر مفید حاشیہ جات کا اضافہ فرمایا اور میں ان علما کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس بات کی وضاحت بھی کر دی کہ صاحب علم آدمی کا تبلیغی جماعت کے ساتھ نکلنا اور اس کی حکمت کیا ہے؟ کہ وہ ان کو سمجھانے اور راہ حق کی طرف دعوت دینے کے لیے جا سکتا ہے کیونکہ اس جماعت نے حق بات کو جہالت کی وجہ سے ترک نہیں کیا بلکہ وہ حق بات کو پسند ہی نہیں کرتے، وہ تو اپنے منہج، اپنے اصول وقواعد، اپنے عقیدہ اور پروگرام کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہیں جبکہ وہ عقیدہ جو کتاب اللہ سنت رسول ﷺ اور سلف صالحین سے ثابت ہے اس کی زبردست مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ لوگوں کو اسلام کی طرف نہیں بلکہ اپنے مذہب اور اپنے فرقہ کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ ان کی تبلیغ قطعاً حق بات کی تبلیغ نہیں کیونکہ وہ نہ ہی توحید کی دعوت دیتے ہیں اور نہ ہی خود حق بات دوسروں سے قبول کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محترم شیخ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے علم میں برکت دے۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين و صلى الله على نبينا محمد و على آله و صحبه اجمعين۔

روشنی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خبردار! جب تم میں سے کوئی حق کو دیکھ یا پہچان لے تو اس کے اظہار میں لوگوں کا خوف آڑے نہیں آنا چاہئے۔ اظہار حق یا بڑی بات کا تذکرہ کسی کی موت کو قریب یا اسکے رزق کو دور نہیں کرسکتا۔

(مسند امام احمد ص ۵۰ ج ۳)

حق کی تائید اور باطل کو نیست و نابود کرنے کے لئے امت مسلمہ کو آج ایسے صاحبان عزیمت اور پیکران صدق و وفا کی ضرورت ہے جو کسی ملامت گر کی ملامت اور مطلب پرست کی نیش زنی کی پروا کئے بغیر پوری جرأت و دلیری اور ڈنکے کی چوٹ حق کا اظہار کرسکیں۔

ردمك : ٠ - ٣٢٤ - ٣٩ - ٩٩٦٠

مطبعة سفير تليفون ٤٩٨٠٧٨٠ - ٤٩٨٠٧٧٦ الرياض
E. Mail: safir777press@hotmail.com